بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

بدر قادیان - رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

نمبر ۳ — نمبر ۳

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۲۲ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۸ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد گلستان | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | چہ گویم باتو گر آئی چہ در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عہ

معاونین درجہ اول جنکو سو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے — صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے — للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے۔ فی پرچہ ۔ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ان سے بحساب مابعد لی جائے گی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے۔ اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے منیجر

لوکل ٹکٹ - افریقہ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآں بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یکسر موئے زاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت۔ عسر اور یسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا۔ کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۲۳ ۔ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۳ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْ کُلَّ شَیْءٍ

۲ ۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ ھُمْ یَتَّقُوْنَ

ترجمہ ۔ تو کہہ دے ۔ اللہ ۔ پھر سب چیزوں کو چھوڑ دے ۔ یعنی اللہ تعالیٰ پر پورا بھروسہ کر ۔ اور دوسرے کسی کی پرواہ نہ کر

۳ ۔ رویا ۔ رویا میں مولوی محمد حسین صاحب کو دیکھا ۔ کہ کہتے ہیں ۔ قطع دابر القوم ۔ دل میں خیال گذرا کہ یہ تو دشمن ہے کس قوم کے متعلق یہ الفاظ بولتا ہے ۔ تب الہام ہوا ۔

قطع دابر القوم الذین لا یومنون

ترجمہ ۔ اس قوم کی جڑ کاٹی گئی ۔ جو ایمان نہیں لاتے ۔

۴ ۔ رویا میں دیکھا کہ دہلی گئے ہیں ۔ اور بخیریت واپس آئے ہیں پھر الہاماً یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے ۔

الحمد للّٰہ الذی اوصلنی صحیحا

ترجمہ ۔ سب حمد اس اللہ کے لئے ہے ۔ جس نے مجھے صحیح سالم پہنچا دیا

۱۴ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء ۔ ۱ ۔ کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی

۲ ۔ سلامٌ قولاً من ربٍ رحیم

۳ ۔ ہم مکہ میں مریں گے ۔ یا مدینہ میں

ترجمہ (۱) خدا نے ابتداء سے مقدر کر چھوڑا ہے ۔ کہ وہ اور اس کے رسول غالب رہیں گے (۲) خدائے رحیم کہتا ہے ۔ کہ سلامتی ہے یعنی خائب و خاسر کی طرح تیری موت نہیں ہے ۔ اور یہ کلمہ کہ ہم مکہ میں مریں گے ۔ یا مدینہ میں ۔ اس کے یہ معنے ہیں ۔ کہ قبل از موت مکی فتح نصیب ہوگی ۔ جیسا کہ وہاں دشمنوں کو قہر کے ساتھ مغلوب کیا گیا تھا ۔ اسی طرح یہاں بھی دشمن قہری نشانوں سے مغلوب کئے جائیں گے ۔ دوسرے یہ معنے ہیں ۔ کہ قبل از موت مدنی فتح نصیب ہوگی ۔ خود بخود لوگوں کے دل ہماری طرف مائل ہو جائیں گے ۔

فقرہ کتب اللّٰہ لاغلبن انا ورسلی ۔ مکہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور فقرہ سلامٌ قولاً من ربٍ رحیم ۔ مدینہ کی طرف ۔

۱۵ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء ۔ "تزلزل در ایوانِ کسریٰ فتاد"

اخبار قادیان

اس ہفتہ میں عموماً صبح کے وقت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام سیر کے واسطے تشریف لیجاتے رہے مگر بعد دوپہر آپ کو دوران سر کے سبب بہت تکلیف رہتی ہے ۔ چنانچہ ظہر و عصر کی نماز میں بہی کم ہی مسجد میں تشریف لاسکتے رہے ہیں ۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف ہر روز شام کے وقت حسب معمول مسجد اقصےٰ میں ہوتا ہے ۔ جس مسجد کا نقشہ ہر بدر اخبار کے صفحہ اوّل پر دیا جاتا ہے ۔

مدرسہ تعلیم الاسلام میں مڈل اور پرائمری کی جماعتوں کے امتحان سالانہ ہو کر نتائج نکل گئے ہیں ۔ اور جماعت بندی ہو گئی ہے ۔ جو احباب قابل تعلیم لڑکے رکھتے ہیں ۔ ان کو چاہیئے ۔ کہ وہ اپنے بچوں کو ضرور اسی مدرسہ میں بھیجیں ۔ اور اس کے متعلق خاص مضمون حضرت مولوی محمد علی صاحب ۔ ایم ۔ اے ۔ سکرٹری انجمن مدرسہ کا اسی اخبار کے صفحات ۱۰ و ۱۱ پر بغور مطالعہ کر کے اس پر عمل کرنا چاہیئے ۔ یہ سال کا ابتدا ہے ۔ اور بچوں کو یہاں بھیجنے کا بہت عمدہ موقع ہے ۔ محمد عجب خان صاحب تحصیلدار علاقہ سرحد نے اتنی دُور سے اپنے دو لڑکے یہاں پر تعلیم کے واسطے بھیجے ہیں ۔ اور ملک سعد اللہ بخش صاحب ساکن گورالی ضلع گجرات نے اپنا چھوٹی عمر کا بچہ علی گڑھ سکول سے علیحدہ کر کے دینی تعلیم کی خاطر یہاں بھیج دیا ہے ۔ ان اصحاب کی قابل قدر کارروائی پر سب دوستوں کو پورے طور پر عمل کرنا چاہیئے ۔ اگر بیرونی احباب اپنے بچوں کو یہاں بھیجنے سے دریغ کرتے ہیں ۔ تو پھر اس مدرسہ کا رکھنا بے فائدہ ہے ۔

اخبار بدر کے صفحہ ۱۱ پر اخبار عام درج نہیں ہو سکے ۔ کیونکہ مدرسہ کے متعلق مضمون کا تمام ایک ہی اخبار میں درج کر دینا بہت ضروری تھا ۔

حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی قبر پر ایک ستون سفید طیار ہو کر اس پر وہ نظم لکھی گئی ہے ۔ جو اخبار میں درج کی گئی تھی ۔

ڈائری

القول الطیب

۱۵ ۔ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء ۔ ایک خادم جو باہر سے آیا تھا ۔ حضور کی خدمت میں اس الہام کا ذکر کر کے کہ آپ کی وفات کے دن قریب ہیں ۔ رو پڑا فرمایا ۔ یہ وقت تمام انبیاء کے متبعین کو دیکھنا پڑتا ہے ۔ اور اس میں ایک نشان خدا تعالیٰ دکھاتا ہے ۔ نبی کی وفات کے بعد اس سلسلہ کو قائم رکھ کر اللہ تعالیٰ یہ دکھانا چاہتا ہے ۔ کہ یہ سلسلہ دراصل خدا ہی کی طرف سے ہے ۔ بعض نادان لوگ نبی کے زمانہ میں کہا کرتے ہیں ۔ کہ یہ ایک ہوشیار اور چالاک آدمی ہے ۔ اور دوکاندار ہے کسی اتفاق سے اس کی دوکان چل پڑی ہے ۔ لیکن اس کے مرنے کے بعد یہ سب کاروبار تباہ ہو جاوے گا ۔ تب اللہ تعالیٰ نبی کی وفات کے وقت ایک زبردست ہاتھ دکھاتا ہے ۔ اور اس کے سلسلہ کو نئے سرے سے پھر قائم کرتا ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت بھی ایسا ہی ہوا تھا ۔ بہت سے بادیہ نشین مرتد ہو گئے تھے ۔ لوگوں نے سمجھا ۔ کہ یہ بے وقت موت ہے ۔ صرف دو مسجدوں میں نماز پڑہی جاتی تھی ۔ باقی میں بند ہو گئی ۔ تب خدا تعالیٰ نے ابوبکر کو اٹھایا ۔ اور تمام کاروبار اسی طرح جاری رہا ۔ اگر انسان کا کاروبار ہوتا ۔ تو اس وقت ادھورا رہ جاتا ۔ ایسا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جو نمونہ ایک ناکامی اور تباہی اور پریشانی کا ان کی اُمت نے دیکھا تھا ۔ اس کی تو کوئی نظیر ہی موجود نہیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کا ایک نمونہ دکھانا چاہتا ہے کہ نبی کے زمانہ میں اس کے تمام کاموں کی تکمیل نہیں کرتا ۔ سنت اللہ ہمیشہ اسی طرح سے جاری ہے ۔ کہ لوگوں کا خیال کی [illegible] جس سے بہتوں کے واسطے صورتِ ابتلا پیدا ہو جاتی ہے ۔ آنحضرتؐ کے متعلق تمام یہودیوں کو یہی دہوکا رہا ۔ کہ وہ نبی بنی اسرائیل میں سے ہوگا ۔ حضرت عیسےٰ کے متعلق الیاس کا دہوکا آجتک یہودیوں کو لگا ہوا ہے ۔ لکھا ہے کہ ایک بزرگ جب فوت ہوئے تو انہوں نے کہا کہ جب تم مجھے دفن کر چکو تو وہاں ایک سبز چڑیا آئیگی جس کے سر پر وہ چڑیا بیٹھے وہی میرا خلیفہ ہوگا ۔ جب وہ اس کو دفن کر چکے تو اس انتظار میں بیٹھے کہ وہ چڑیا کب آتی ہے اور کس کے سر پر بیٹھتی ہے ۔ بڑے بڑے پرانے مرید جو تھے ان کے دلوں میں خیال گذرا کہ چڑیا ہمارے ہی سر پر بیٹھیگی تھوڑی ہی دیر میں ایک چڑیا ظاہر ہوئی ۔ اور وہ ایک بقال کے سر پر آ بیٹھی جو اتفاق سے شریک جنازہ ہو گیا تھا ۔ تب وہ سب حیران ہوئے ۔ لیکن اپنے مرشد کے قول کے مطابق اس کو لیگئے ۔ اور اس کو اپنے پیر کا خلیفہ بنایا ۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ لکھا ہے کہ مسیح کئی ہوں گے ۔ فرمایا ۔ جیسا تشابہ فی الصور ہوتا ہے ۔ ایسا ہی تشابہ فی الاخلاق بھی ہوا کرتا ہے لکھا ہے کہ ہر ایک صالح کا دل کسی نہ کسی نبی کے دل پر ہوتا ہے لیکن موعود جو آنیوالا تہا وہ صرف ایک ہی ہے ۔ فرمایا ۔ جو لوگ پہلے سے غلطی پر تھے ۔ ان کی غلطی اجتہادی تھی اس میں بھی وہ ثواب پر تھے ۔ لیکن ان لوگوں نے ایک مرسل کا مقابلہ کیا ہے اس واسطے یہ خطا پر ہیں

پیر جماعت علی شاہ صاحب سیالکوٹی کو تبلیغ

۷۸۶ - بخدمت جناب شاہ صاحب بزرگوار والا تبار حاجی حرمین شریفین

بعد سلام علیکم و تسلیمات فدویانہ التماس - یہ خاکسار ایک مدت تک جناب کا قدم بوس رہا - اور ہمیشہ حسن اعتقاد سے پیش آتا رہا - آپ بھی ہمیشہ مروت اور احسان سے پیش آتے رہے - سنہ ۱۹۰۱ء میں خاکسار نے چرچا جناب حضرت مرزا صاحب کا سنا چونکہ ان کا دعوےٰ ہم دنیاداری لوگوں کی سمجھ و ادراک کے سامنے بہت بڑا دعویٰ معلوم ہوا - اس لئے اس میں کمال درجہ کا غور کرنا ضروری سمجھا - حتےٰ کہ چند کتابیں حضرت مرزا صاحب کی مطالعہ کر کے (ایک دو مولوی صاحب جن سے نہایت درجہ کا سلوک تھا - ان پر سوالات کئے) بعد نہ ملنے کافی جواب کے خدا تعالےٰ کی بارگاہ میں دعائیں شروع کیں - معاً سنا گیا - کہ شاہ صاحب یعنے آنجناب تو مرزا صاحب کے سخت مخالف ہیں - مگر چونکہ خدا تعالےٰ نے ہماری مدد کی - اور ہمارے دل کو تسلی ہوئی - کہ یہ مردان خدا سے ہے - اور سچا ہے - اور وعدہ کے موافق آیا ہے - فوراً قدم بوس ہو کر بیعت کر لی - بعد ازاں دل بدل کل مسائل وفات مسیح علیہ السلام - الہام وحی کشف - عصمت انبیاء بخوبی سمجھ میں آ گئے - دل چاہتا تھا - کہ آپ کی خدمت میں بھی چند ایک مسائل لکھ کر فیصلہ چاہوں - مگر قدرتاً تامل ہوتا رہا - مگر آپ کی نسبت دل میں ہمیشہ یہ افسوس رہتا کہ اہل اللہ میں قدم رکھ کر پھر مخالفت کیوں کرتے ہیں - آخر دل یہی گواہی دیتا ہے - کہ شاہ صاحب کو غلطی لگی ہوئی ہے - پھر جب آپ نے سیالکوٹ میں حضرت اقدس کی سخت مخالفت فرمائی - تو اور زیادہ افسوس ہوا - کہ اگر آپ کو اس مرد خدا کی شناخت نہیں ہوئی تو خاموشی بہتر تھی -

اب سنا گیا ہے - کہ آپ نے حج کا ارادہ فرمایا ہے - تو خاکسار نے پختہ ارادہ کر لیا - کہ جس وقت آپ حج کو تشریف لے جاویں گے تو وہاں عریضہ لکھا جاوے گا - سو اب خدا تعالےٰ نے عمدہ موقعہ دیا ہے -

اب التماس ذیل ہے - آپ جب آدھی رات کو حرم مبارک میں داخل ہوں - تو بارگاہ رب العزت میں نہایت گریہ و زاری سے بوسیلہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دعا کریں - کہ اے پیارے رب مجھکو ظاہر فرما - کہ حضرت مرزا صاحب اپنی دعوے میں حق پر ہیں یا نہ - اور اللہ تعالےٰ سے قسم کھا کر وعدہ کیجیو - کہ جو کچھ تو میرے دل پر ظاہر کریگا - میں تیری مخلوقات میں وہی ظاہر کروں گا اگر برعکس بیان کروں گا - تو مجھے ذلیل کر دے - سو خدا تعالیٰ آپ کو بڑی صفائی سے اپنے پیارے کی سچائی ظاہر کریگا - شاہ صاحب ہم اور آپکے سر پر موت کھڑی ہے نہ معلوم کہ کس وقت اس خدائے لایزال سے معاملہ پڑے - ایسا نہ ہو - کہ اس کے نذیر کے انکار سے دیدار الہی سے محروم رہیں - دنیا کا جاہ و جلوہ دیدار الٰہی کے مقابلہ پر ہیچ ہے - جب خاکسار نے آپ کا دامن پکڑا تھا - تو اسی لیئے کہ کسی طرح نجات ہو - مگر جب اس موعود بزرگ کی خبر ملی - جس پر جناب رسالت مآب رسول اکرم نے سلام بھیجا - تو فوراً اس کی آواز کو سن لیا - اور قبول کیا - اب التجا ہے - کہ خدا تعالیٰ اس نیک راستہ پر ثابت قدم رکھے - اور صد صد سلام مسیح موعود مبارک پر - جس نے دین محمدی کا اصل چہرہ دکھلایا - چونکہ پہلے آپ سے از حد خلوص تھا - اس لئے عاجز کا حق تھا - کہ آپ کو ایسے پاک مقام پر دعا کرنے کے لئے یاد دلاتا - سو یاد دلایا گیا ہے - چونکہ آپ زاہد طبع ہیں - امید کہ غصہ کو کام میں نہ لا کر اور جوش کو جذب کر کے میری نیک نیتی پر حسن ظن کریں گے - اور جواب سے اپنی خیر و عافیت سے ضرور اطلاع فرماویں گے - خاکسار نے محض خداوند تعالےٰ کو حاضر و ناظر سمجھکر پوری نیک نیتی سے آپ کو عریضہ لکھا ہے - جس کا خدا گواہ ہے - حضرت شاہ صاحب اگر خدا نے آپ کے ارادہ کو خالص پایا - اور آپ کی نصرت کی - تو ضرور آپ پر منکشف کرے گا - خدا کرے کہ ضرور آپ پر اس موعود مبارک کے حالات منکشف ہوں - تا کہ آپ سے ہندوستان پنجاب کے بہت لوگوں کو فائدہ پہنچے - آمین

اور اگر آپ اس طرح کی دعا اپنے واسطے نہ مانگیں گے اور پھر مخالفت فرماویں گے - تو انشاء اللہ آپ کو کبھی فتح حاصل نہ ہوگی - بلکہ خدائے بزرگ کی آپ کو قسم ہے - کہ آپ حرم مبارک میں دعا فرماویں - اور نواح مکہ شریف و مدینہ منورہ کے اہل اللہ کو تلاش کریں - جو دنیا سے دور کسی گوشہ میں ہوں - خدا چاہے - وہ بھی آپ کی تسلی کریں گے - کیونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود موجب وعدہ مبارک نشانوں کے ساتھ آیا ہے - اور دین محمدی کی تازگی اور روشنی دکھلائی - اور اب آپ عرب میں ہو - جن کی زبان عربی ہے ان سے وضع الحرب کے معنے دریافت کریں - اس کے معنے ہیں - کہ اس مبارک کے زمانہ میں لڑائی نہیں کی جاوے گی - دین کی مدد قلم کی لڑائی سے ہوگی - یا الٰہی بطفیل رسول اکرم شاہ صاحب پر اس مبارک مسیح موعود کی سچائی ظاہر فرما - آمین

مرسلہ آپکا خادم

خاکسار محمد حسین - لائل پور - غلہ منڈی

مژدہ ! مژدہ !! مژدہ !!!

ہمنے اکثر دیکھا ہے - کہ باہر سے آنے والے مسافر بھائیوں کو بٹالہ سٹیشن پر سواری کی بہت دشواری ہوتی ہے - اور یکہ بان ان سے بہت کچھ تکرار کرتے ہیں - اور بعض وقت بہت بڑے مشکلات کا سامنا ہوتا ہے - بعض دفعہ یہ بھی دیکھا ہے کہ بعض احباب کو بوجہ بیماری یا کسی اور وجہ سے یکہ کی سواری نامتفق ہوتی ہے - ایسی تکالیف کے رفع کرنے کے واسطے ہمنے اپنی جماعت میں ایک ٹمٹم اور ایک تانگہ مہیا کیا ہے - اس لیئے احباب کو حسب ضرورت سواری مل سکتی ہے - جس سواری کے وہ خواہاں ہوں - ٹمٹم تین چار سواریاں چھ میں لیگی - اور تانگہ ایک سے تین سواری تک چار آنہ پیہ میں ملے گا - باہر سے آنے والے احباب کو سٹیشن پر اُتر کر پہلے اپنی احمدی سواریوں کی تلاش کرنی چاہیئے - اور اگر بفرض محال وہ نہ ہوں - تو پھر دوسرا کرایہ تلاش کریں - اور قادیان سے روانہ ہونے والے احباب کو بھی یہی خیال ضروری ہے -

ہاں جو صاحب اپنے لئے تانگہ یا ٹمٹم بٹالہ سٹیشن پر قبل از وقت مہیا کرانا چاہیں - وہ کافی وقت پہلے بذریعہ خط اطلاع دیں اور اپنے آنے کے ٹھیک وقت سے اطلاع دیں - تو ہم جس قسم کی سواری وہ چاہیں گے - اور ان کے لیئے سٹیشن پر پہونچا دیں گے -

خاکسار مفتی فضل الرحمن - از قادیان - ضلع گورداسپور

نئی کتاب

رسالہ تعلیم الاسلام بجواب تہذیب الاسلام چھپکر شائع ہو گیا ہے - یہ رسالہ اختیار الاسلام کا چوتھا حصہ ہے - جسمیں نہ صرف عیسائیوں کی افتراء پردازیوں کا استیصال کیا گیا ہے - جو اس نے اسلام اور بانی اسلام پر کی ہیں - بلکہ زبردست اعتراضوں کی فہرست سے آریہ مذہب کا بھی پول کھولا ہے - اور بعض دقیق صداقتوں اور مخفی حقائق معارف پر کامل طور سے روشنی ڈالی گئی ہے - جنھوں نے رسالہ میں مسلمان ہو گیا - دیکھا ہے وہ اسے ضرور دیکھیں - قیمت تعلیم الاسلام مع ضمیمہ - اختیار الاسلام حصہ اول ۴ دوم - سوم ۰/۶ - درخواستیں بنام ماسٹر عبد الرحمان قادیان آئیں

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے - جو انجن کے کام سے بخوبی واقف اور چکی آرد کے کام میں تجربہ رکھتا ہو - سر دست آئل انجن کے کام پر اس کو لگایا جاویگا - آئل انجن کا کام نہ جانتا ہو - تو سکھلایا جاویگا - تنخواہ ۳۰ روپیہ ماہوار خشک ملیگی - درخواستیں معہ نقول سندات آنی چاہئیں -

المشتہر شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد - سوداگران - وزیر آباد

بدر منیر

مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

سورہ فتح

گذشتہ اشاعت سے آگے

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مقام حدیبیہ سے بغیر ادائے رسم عمرہ واپس چلے آئے۔ واپسی کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اس صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ مراجعت کے وقت راستہ میں یہ سورۃ نازل ہوئی۔ صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یہ سورت سنائی اور فرمایا کہ آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جسے میں دنیا اور ما فیہا کی چیزوں سے زیادہ دوست رکھتا ہوں۔ جب اصحاب نے سنا تو انہوں نے کہا یہ فتح ہے کہ ہم حج پر نہیں جاسکے۔ اور خوش ہوئے۔ اس صلح کا نام فتح اس واسطے رکھا گیا کہ اس میں فتح کی بنیاد پڑ گئی اور اسی صلح کے شرائط بالآخر فتح مکہ کا موجب ہوئے۔ اس کی تفصیل یوں ہے۔

مکہ کے قبائل میں سے بنو بکر اس صلح کے شرائط کے مطابق قریش کے عقد و عہد میں ہوا تھا۔ اور خزاعہ اسلامیوں کے طرفدار بن گئے تھے۔ بنو بکر اور خزاعہ میں باہم مدت سے جنگ و جدال چلا آتا تھا اس وقت اسلام کے پھیلنے اور اسلامیوں کے مقابلہ کے شغل نے ان دونوں قوموں کو باہمی جنگ کرنے سے روک رکھا ہوا تھا اب جب کہ اہل مکہ اور اہل اسلام کے درمیان صلح ہو گئی۔ تو اس جنگجو قوم کو خلا بیٹھنا محال ہو گیا۔ لگے کوئی بہانہ لڑائی تلاش کرنے۔

نوفل بن معاویہ بن نفاثہ الدیلی بنو بکر میں سے ایک نامور سپاہی تھا۔ اس نے خزاعہ قوم پر شبخون مارا۔ خزاعہ کے لوگ اس وقت بے خوف و خطر و تیر نام چشمے پر غافل پڑے تھے۔ نوفل کے حملے سے چونک اٹھے۔ اور لڑائی شروع ہو گئی۔ وہاں کفار مکہ نے پہلے تو ان کی امداد ہتھیاروں سے کی۔ اور جب اندھیرا ہو گیا۔ تو بنو بکر کے ساتھ شامل ہو گئے۔ جب بنو بکر کو اہل مکہ کی مدد ہو گئی تو خزاعہ قوم کمزور ہو گئی اور وہ بدیل بن ورقا خزاعی اور رافع کے گھر میں پناہ گزین ہوئے۔ مگر خزاعہ بیچارے صبح تک بہت مارے گئے۔ صبح کے ہوتے ہی اپنی تباہ حالت کو دیکھ کر وہ بھاگ گئے اور انہوں نے امن کو پہنچ کر عمرو بن سالم خزاعی کو چالیس آدمی کے ساتھ مدینہ کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام

کی خدمت میں روانہ کیا۔ عمرو بن سالم نے عرب کے طریق و رواج کے مطابق اشعار میں اپنا حال حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس طرح عرض کیا

يَا رَبِّ إِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا
اے پروردگار میں محمد کو قسم دیتا ہوں

حِلْفَ أَبِينَا وَأَبِيهِ الْأَتْلَدَا
قسم اپنے اجداد اور اس کے آبائی قدیم کی

إِنَّ قُرَيْشًا أَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا
ہر آئینہ قریش نے تجھسے وعدہ خلافی کی

وَنَقَضُوا مِيثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
اور توڑ دیا ان لوگوں نے تیرے وعدے مضبوط کو

وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتَ تَدْعُو أَحَدًا
اور ان لوگوں نے یقین کر لیا کہ تو کسی کو نہیں پکارتا ہے

فَانْصُرْ هَدَاكَ اللَّهُ نَصْرًا أَبَدًا
تو مدد کر اللہ تجھکو ہمیشہ کی نصرت کی راہ دکھائے

وَادْعُ عِبَادَ اللَّهِ يَأْتُوا مَدَدًا
خلق خدا کو پکار وہ لوگ برابر بڑھتے آئیں گے

فِيهِمْ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ تَجَرَّدَا
ان لوگوں میں اللہ کا رسول تنہا ہو گیا ہے

إِنْ سِيمَ خَسْفًا وَجْهُهُ تَرَبَّدَا
اگر زمین کے دھنس جانے سے وہ لوگ مغلوب ہوں تو ان کا چہرہ متغیر ہوا

هُمْ بَيَّتُونَا بِالْوَتِيرِ هُجَّدًا
انہوں نے ہم لوگوں پر سوتے میں وتیر پر شبخون مارا

وَقَتَّلُونَا رُكَّعًا وَسُجَّدًا
اور ان لوگوں نے ہم کو رکوع اور سجدے میں ہلاک کیا

وَزَعَمُوا أَنْ لَسْتُ أَدْعُو أَحَدًا
اور انہوں نے جانا کہ ہم کسیکو نہیں مانتے۔

خزاعہ صلح نامہ کے مطابق اسلامیوں کی طرفدار قوم تھی اور تمام کفار مکہ کا ان کے برخلاف سازش کرنا اور ان کو اس طرح سے قتل کرنا در اصل اسی سبب سے تھا۔ ان واقعات اور سچے اقوال کو سنکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

نُصِرْتَ يَا عَمْرُو بْنَ سَالِمٍ

اُدھر کفار مکہ کو اپنی کرتوت کا جیسے ہر ایک گناہ کا نتیجہ افسوس ہوتا ہے۔ افسوس ہوا اور پشیمان ہوئے۔ اور ابو سفیان اپنے رئیس کو اس بد افعالی کے ثمرات سے بچ رہنے کی تدابیر کے واسطے مدینہ روانہ کیا۔ ابو سفیان کو یقین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری اس عہد شکنی کی اب تک خبر نہیں۔ اس خیال پر اس نے اپنے دل میں ایک چالاکی کی بات سوچی اور آنحضرت سے کہا کہ صلح حدیبیہ کے وقت میں موجود نہ تھا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ عہد سابق کی تجدید کر دیں۔ اس عہدنامہ کی تاریخ آج سے شروع ہو اور صلح کی مدت بڑھا دی جاوے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ان کی بد عہدیوں کو بار ہا دیکھ چکے تھے۔ اور خزاعہ کے مقابلے میں بنو بکر کی امداد خلاف عہد حدیبیہ کی خبر عمرو بن سالم کے ذریعہ پہنچ چکی تھی آپ نے ابو سفیان کو جواب دیا۔ کہ کیا تم نے کوئی عہد شکنی کی ہے جو تم عہد کی تجدید چاہتے ہو۔ ابو سفیان نے کہا معاذ اللہ ایسا نہ ہو۔ کیا ہم ایسے ہیں۔ کہ عہد توڑ ڈالیں گے۔ تب آپ نے فرمایا بالحال سابق عہد و پیمان کو رہنے دو۔ آخر ابو سفیان واپس مکے کو چلا گیا۔ ابو سفیان کے جانے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفیر مکے کو بھیجا۔ اور حسب دستور ملک بلکہ حسب قانون اخلاق کہلا بھیجا کہ یا تو خزاعہ کے مقتولوں کا خون بہا دیدو۔ یا بنو بکر کی حمایت اور جانبداری سے الگ ہو جاؤ۔ یا حدیبیہ کی صلح کا عہد جو ہمارے اور تمہارے درمیان ہے۔ اسے پھیر دو۔ اہل مکہ نے خیال کیا۔ کہ اہل اسلام ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں۔ اور اس نصرت الہی اور امداد خداوندی کو بھول گئے جو اسلام ہاں سچے اسلام کی ہمیشہ حامی و مددگار ہے۔ انہوں نے صلح کا عہد پھیر دیا۔ قطع عہد اور ان کی بے ایمانی اور خزاعہ کا بدلا لینے کے لئے آپ نے مکہ پر چڑھائی کی۔ چنانچہ مکہ فتح ہوا۔ اور اس حملے میں وہ نرمی اور اخلاقی شریعت کی آپ نے پابندی کی۔ جس کی نظیر دنیا میں مفقود ہے۔

فرمایا۔ جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں گھس جائے۔ اسے امان۔ جو کوئی مسجد میں چلا جاوے۔ اسے امان۔ غرض مطابق پیشگوئی مکہ فتح ہوا۔ اور کچھ بڑی خونریزی نہ ہوئی۔ اور کوئی کافر بجبر مسلمان نہ کیا گیا۔

اس تمہید کے بعد اب ہم آیات قرآنی کا ترجمہ اور تفسیر لکھتے ہیں۔

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا۔ تحقیق ہمنے تجھے کھلی فتح دی

یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جو فتح مکہ میں پوری ہوئی۔ اور جس کی بنیاد صلح حدیبیہ میں رکھی گئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی صلح کا نام فتح رکھا ہے۔ جب ایک کام کا ارادہ خدائے قادر کرتا ہے اور پہلے سے اپنے مرسل کو اطلاع دیتا ہے۔ تو اگرچہ وہ کام دیر میں پورا ہونے والا ہو۔ تاہم چونکہ ازلی ارادہ اس کے واسطے ہو چکتا ہے۔ الہامی کلام میں اس واقعہ کو صیغہ ماضی میں بیان کیا جاتا ہے۔

لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ
تاکہ اللہ تعالیٰ تیرے اگلے اور پچھلے ذنوب ڈھانک دے

ایک اعتراض اور اس کا جواب

پادری اور دیگر غیر مذاہب کے لوگ اپنی نا واقفی کے سبب اس آیت کا حوالہ دیکر اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ ایک گناہگار انسان تھے۔ جب خدا نے ان کے اگلے اور پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا۔ تو اس سے کم از کم

یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ پہلے گناہ گار تھے۔ خواہ پیچھے خدا تعالیٰ نے معاف ہی کر دیا۔ اس اعتراض کے چند ایک جوابات اس جگہ دئے جاتے ہیں۔ ناظرین غور سے مطالعہ فرماویں۔

(۱) سب سے اول میں اس جگہ اس واقعہ کو بیان کرتا ہوں۔ جب کہ یہی اعتراض ایک شخص نے حضرت مولوی نورالدین صاحب پر گجرات میں کیا۔ آپ کو اس وقت جو جواب اللہ تعالیٰ نے سمجھایا۔ اور آپ نے اس کے ذریعہ سے معترض کو خاموش کر دیا وہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ یہ نہیں فرمایا کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو نے کوئی گناہ کیا ہے۔ اور وہ تیرا گناہ اب ہم نے بخش دیا۔ بلکہ اس جگہ فتح مکہ کا ذکر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کے یہ معنے ہیں۔ کہ ہم نے تجھے ایک ظاہر اور کھلی کھلی فتح عطا کی۔ اور اس فتح کا یہ نتیجہ ہوا (ل۔ نتیجہ کے واسطے آتا ہے) کہ اللہ تعالیٰ نے (لك) تیری خاطر (من ذنبك) تیرے گناہ جو قوم نے کئے تھے بخش دئے۔ کیا معنے۔ جب کہ فتح ہوگا۔ تو وہ قوم تجھے اور تیرے ساتھیوں کو بہت دکھ دے کر تیری بہت ہی قصوروار ہو چکی ہے۔ اس قوم کے گناہ بھی تیری ہی خاطر فتح مکہ کے وقت معاف ہو جائیں گے چنانچہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے وقت قریش کو بالکل امن دیا۔ اور سب بچ گئے۔ اور کوئی خونریزی نہ ہوئی۔ پس اس جگہ گناہوں سے مراد آنحضرت کے افعال سے نہیں۔ بلکہ آپ کے مخالفین کے ان قصوروں اور خطاکاریوں کا ذکر ہے۔ جو ان لوگوں نے بسبب نادانی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں کئے تھے۔

(۲) دوسری تفسیر اس آیت شریف کی یہ ہے۔ کہ جب کبھی کوئی نبی خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوتا ہے۔ تو ایک قوم اس کے مخالفین کی اس کے مقابلہ میں کھڑی ہو جاتی ہے اور وہ ہر قسم کے الزام اس پاک وجود پر لگانے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ اعتراض بنے جاتے ہیں۔ اور اس کے جانب منسوب کئے جاتے ہیں۔ لیکن دشمن ہمیشہ ان باتوں کو ایسے رنگ میں پیش کرتا رہتا ہے۔ کہ یہ شخص گناہگار اور خطاکار ہے۔ اس نے فلاں بدی کی اور فلاں کام خلاف شریعت یا خلاف اخلاق کیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اپنے بندہ کی تائید میں ایک ایسا امر نازل کرتا ہے۔ کہ بدگو جھوٹے دشمن جو اور کسی طرح سے نہیں مانتے تھے۔ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور ذلیل ہو جاتے ہیں۔ اور پھر کوئی ایسا نہیں رہتا۔ جو وہ کلمات اس کے حق میں بولے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ جب فرعون کے ملک میں تھے۔ تو فرعون نے آپ پر قاتل ہونے کے اور بے وفا ہونے کے اور کئی قسم کے الزام لگائے حالانکہ وہ الزام درست نہ تھے۔ اور وہ لوگ حضرت موسےٰ کے حق میں ایسی باتیں بولتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ سب ہلاک ہو گئے۔ ایسے موقعہ پر ذنبك کے یہ معنے ہیں۔ کہ وہ گناہ جو تیری طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ وہ ایک فتح مبین کے بعد ملیامیٹ ہو جائیں گے اور کوئی ان کا ذکر کرنے والا باقی نہ رہے گا۔ و یتم نعمتہ علیك۔ اور خدا تعالیٰ اپنے انعام کو تجھ پر پورا کرے گا۔ کوئی نقص باقی نہ رہے گا۔ ویھدیك صراطا مستقیما۔ اور تجھے راہ راست کی کامیابی عطا فرماوے گا۔ تیرے راہ میں کوئی کجی اور بدی باقی نہ رہے گی۔

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

انصار بدر

جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۱) مولوی عزیز بخش صاحب بی۔اے نے اپنی قیمت مبلغ للعہ اور اپنے بھائی کی قیمت مبلغ عہ بابت ۱۹۱۰ء پیشگی مرحمت فرمائی۔

(۲) عزیزی چودہری فتح محمد صاحب طالب علم اسلامیہ کالج لاہور تحریر فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

استاذی و محبی فی اللہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ پہلے مکرم استاذ آپ نے مجھے نئے سال کی مبارکباد دی۔ میں بھی آپ کو نئے سال اور بدر کی ترقی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ خدا کرے۔ ہم اس نئے سال میں بدر کے لئے ایسی ہی بین ترقی دیکھیں۔ آپ کے مخاطب کرنے سے میرے دل میں تحریک ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تھوڑی محنت کے میرے دل کے اثر سے یکلخت سے بدر کے واسطے تین خریدار پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب (?) ۔ شیخ عبدالمجید صاحب [illegible] سیکنڈ ایر۔ آپ ان صاحبان کے نام تین ماہ کے بعد وی پی بھیج سکتے ہیں۔ والسلام۔ درخواست دعا۔ فتح محمد از لاہور

(۳) بابو علم الدین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ نے چار نئے خریدار دئے ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی ذیل میں درج ہیں۔

(۱) بابو کرم دین صاحب کلرک میشہ دانو
(۲) بابو عبداللہ خان صاحب کلرک میس (mess) دانو
(۳) سردار کرپال سنگھ صاحب چودہری منشہ ۔ دانو
(۴) ڈاکٹر یوسف علی صاحب ہاسپٹل کچہری (?) دانو

(۴) محبی اخویم بابو غلام محمد صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں۔

"... محبی اخویم جناب مفتی محمد صادق صاحب سلمہ اللہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ خیریت جانبین مطلوب حکیم صاحب قریشی کی دیکھا دیکھی مجھے بھی خواہش ہوئی کہ بدر کے خریدار تلاش کروں۔ کمترین حالی وہی خریدار ہیں۔ ان کے نام گرامی بدر کم جنوری ۱۹۱۰ء سے جاری فرماویں۔

(۱) میاں عبدالعد صاحب کمپاؤنڈر ۔ ریلوے پولیس سیالکوٹ (?)
(۲) میاں عبدالکریم صاحب کمپاؤنڈر ریلوے پریس لاہور۔
خاکسار غلام محمد احمدی کلرک ریلوے پریس لاہور

(۵) شیخ عبداللہ صاحب احمدی۔ میڈیکل اسسٹنٹ افریقہ نے قیمت مبلغ صہ روپیہ پیشگی عطا فرمائے۔

(۶) شیخ محمد حسین صاحب احمدی چنیوٹی حال لائل پور اور شیخ محمد اسماعیل صاحب لائل پور ہردو صاحبان اپنی قیمت ۱۹۰۹ء بہ ہردو برادر محمد افضل مرحوم کو دے چکے تھے۔ ہردو صاحبان نے وہ قیمت برادر مرحوم کو بخشدی۔ اور ۱۹۱۰ء کی قیمت پیشگی کے واسطے وی پی طلب فرمائے۔

رعایتی قیمت

دو غریب احمدیوں کو ہم اخبار بدر ۱۹۱۰ء کے لئے صرف عہ سالانہ فی کس پر دے سکتے ہیں۔ یہ اس بات کا نتیجہ ہے۔ کہ مولوی عزیز بخش صاحب نے قیمت اخبار سے زائد مبلغ للعہ عطا کر دی ہے۔ درخواست قیمت کے ساتھ آنی چاہیئے۔

درثمین اور براہین احمدیہ رعایتی قیمت

میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ بدر کی خریداری کی طرف لوگوں کو زیادہ متوجہ کرنے کے لئے ایک مکمل درثمین چھپوا کر مفصلہ ذیل رعایتوں سے ان کو دی جاوے۔ چنانچہ (۱) جو لوگ اخبار بدر کی خریداری کی درخواست معہ چندہ سال تمام ۱۹۱۰ء۔ ۳۱ مارچ ۱۹۱۰ء سے پہلے بھیج دیں ان کو کتاب براہین احمدیہ [illegible] کہ براہین احمدیہ کی بھی درخواست اس عرصہ کے اندر آجاوے۔

(۲) جو لوگ بصورت بالا اخبار بدر اور براہین احمدیہ کی خریداری کریں گے ان سے ایک بڑی رعایت یہ بھی ہوگی کہ درثمین مکمل صرف ۸ میں دیجاویگی۔ یہ تو خیال کر معلوم ہو چکا ہو۔ کہ پہلی رعایتی قیمت براہین کی ختم ہو چکی ہے۔ اب اس کی اصلی قیمت صہ اور مجلد صہ ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ایک اور رعایتی اشتہار دیا جاوے۔ کہ جو لوگ حسب بالا براہین احمدیہ کی درخواستیں ۳۱ مارچ تک بھیجیں گے۔ ان کو کتاب براہین احمدیہ بے میں اور مجلد للعہ میں دی جاویگی۔ البتہ اس کے ساتھ اگرچہ رعایت کی جاتی ہے کہ کتاب درثمین ان کو صرف ۸ میں دی جاویگی۔

براہین احمدیہ پنجم پر بہت زیادہ خرچ ہو گیا ہے اور اب انشاء اللہ اسی مہینہ میں شائع ہو جاویگی۔ اس میں ایک حضرت اقدس کے حالات براہین کے تمیں صفحوں میں چھاپے گئے ہیں اور تذکرہ مضامین بھی زیادہ کیا گیا ہے۔ اور چھپائی لکھائی بھی بہت اچھی ہے۔

درثمین کے متعلق۔ ایک مکمل درثمین جس میں حضرت اقدس کے آج تک کے اشعار درج ہوں۔ لکھائی شروع کی گئی ہے۔ بہت اچھے کاتب سے لکھائی شروع ہے اور تقطیع خلیفہ نورالدین صاحب والی درثمین کی ہوگی۔ لیکن حجم بہت بڑھ جائیگا۔ میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر اخبار بدر قادیان

وید کو الہامی نہ ماننا موکش کے واسطے ضروری نہیں

حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک سکھ اور ایک آریہ

ہر سال دسمبر کے آخری ہفتہ میں احمدی احباب مختلف شہروں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور قادیان میں ایک جلسہ کا رنگ ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے آریوں نے بھی چند سالوں سے قادیان میں سالانہ جلسہ کرنے کی تجویز کی ہوئی ہے۔ پہلے تو جھوٹی خبریں اڑایا کرتے تھے۔ کہ مرزا صاحب کے ساتھ مباحثہ ہوگا۔ اس واسطے وہ دور نزدیک کے آریہ تماشہ بینی کے واسطے آجاتے تھے۔ مگر اب بھی خصوصاً ایسے آریہ صاحب اکٹھے جمع ہو جاتے ہیں۔ کہ اسلام کو گالیاں دینے میں خاص شوق اور ملکہ رکھتے ہیں۔ اس واسطے آریوں کو خوش ہو جانے کا کچھ سامان مل ہی جاتا ہے۔ ان باہر سے آنے والے آریوں میں سے ہر سال کوئی نہ کوئی جماعت ایسی بھی ہوتی ہے۔ جو حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرتی ہے۔ کہ ہم تو زیادہ تر آپ کے درشنوں کے واسطے آئے تھے۔ اور ایسے لوگ عموماً آشائت اور کے ساتھ بیٹھتے اور حضور کی باتیں سنتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جلسہ آریہ کی چند جماعتیں متفرق اوقات میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتی رہیں۔ ایک دن ان میں سے ایک آریہ کے ساتھ حضرت کی کچھ گفتگو ہوئی۔ جس کا اندراج دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

آریہ صاحب سے گفتگو کرنے کے وقت درمیان میں ایک سکھ بول اٹھا۔ اور اس نے چاہا۔ کہ حضرت کے ساتھ کچھ گفتگو کرے۔ مگر آپ نے نرمی کے ساتھ اس کو کہا۔ کہ ہم تمہاری عزت کرتے ہیں۔ اور تمہارے ساتھ ہمارا کوئی مباحثہ نہیں۔ کیونکہ ہم باوا نانک کو ہندوؤں کے درمیان ایک اوتار اور بزرگ مانتے ہیں۔ اور اس کو ایک پاک آدمی سمجھتے ہیں۔ پس جبکہ تمہارے مقصد کو ہم پہلے سے ہی مانتے ہیں۔ تو تمہارے ساتھ مباحثہ کرنے کی ہمیں حاجت نہیں۔ اس کے بعد آپ آریہ کی طرف مخاطب ہوئے۔ جس کا نام پورن چند تھا۔ جو کہ ہوشیار پور کے رہنے والے ایک صاحب تھے۔

حضرت۔ آریوں میں جو لوگ بڑے بڑے لیکچر دیتے ہیں اور قوم کی پست حالت کو ترقی دینا چاہتے ہیں۔ ان کی علت غائی کیا ہے۔ ہر ایک قوم اپنے لئے ایک انتہائی مقصد رکھتی ہے۔ سو وہ انتہائی مقصد تمہارے ہاں کیا رکھا گیا ہے۔ لیکن مصلحین کے مقاصد دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو دنیوی امور کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ ایک وہ ہوتے ہیں۔ جو دینی امور کی طرف توجہ رکھتے ہیں۔ میرا مطلب اس وقت دینی امور میں اصلاح کرنے والوں سے ہے۔ کہ وہ اپنا انتہائی مقصد کیا رکھتے ہیں۔

آریہ۔ ہمارے نزدیک دین و دنیا سے علیحدہ نہیں۔ دینی لوگ ہی دنیا کے کاموں کو اچھی طرح سمجھ سکتے اور عمدگی سے کر سکتے ہیں۔ اس واسطے ہم دونوں کی اصلاح کرتے ہیں۔ ہم دنیاداری کی اصلاح دین میں شامل رکھتے ہیں۔

حضرت۔ میں قبول کرتا ہوں۔ کہ جس شخص کی دین میں آنکھ کھلتی ہے۔ وہ دنیا کے معاملات میں بھی راستی اور دیانت اختیار کرتا ہے اور اس کے بغیر دنیا نہیں سنورتی۔ لیکن میرا مطلب اس جگہ صرف دین کے متعلق سوال کرنے اور دنیا کو علیحدہ رکھنے سے یہ ہے۔ کہ دنیا کے واسطے ایک خاص عقل بھی ہوتی ہے۔ مثلاً راج کا کام میں نہیں جانتا۔ میں اس کے کام پر کوئی اعتراض نہیں کرتا۔ نہ اس کے کام کی اصلاح کرتا ہوں۔ اگر گورنمنٹ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ ایسا آدمی ملازم رکھتی ہے جس نے اس فن میں بہت محنت اور کوشش کر کے ایک استعداد پیدا کی ہوئی ہوتی ہے۔ کیسا ہی کوئی وہم اٹھا ہو۔ اگر وہ سرکاری قانون سے آگاہ نہیں۔ تو جج نہیں بن سکتا۔ اس طرح دنیوی اصلاحوں کی ایک علیحدہ شاخ ہے۔ جیسا کہ لوگ نئے نئے قسم کی ایجادیں کر کے پہلے سے بہتر گاڑیاں اور اوزار اور سامان بناتے ہیں۔ یہ بھی ایک اصلاح ہے۔ ہاں نیک دل لوگ بھی اصلاح کے واسطے ہی آتے ہیں۔ لیکن دنیوی امور میں ان کا دخل ایک عام اتفاق تک ہوتا ہے۔ کہ بدچلنی نکل جاوے۔ اور لوگ تمام کام نیک نیتی سے پورے کریں۔ باقی علوم و فنون دنیادار ہی جانتے ہیں۔ دینی مصلح ایک عام اصلاح کرتا ہے۔ جو روحانی عالم کے متعلق ہے۔

آریہ۔ جیسا کہ تمام اشیا قدرت نے ہم کو دی ہیں۔ جو ہماری دوسری ضرورتوں کو پورا کرتی ہیں۔ ایسا ہی گیان کے واسطے بھی قدرت نے ہم کو ایک شے دی ہے۔ اور وہ وید ہیں۔ آریہ سماج کا یہ کام ہے۔ کہ ویدوں کی تعلیم کو پھیلائیں۔

حضرت۔ وہ انتہائی نقطہ کونسا ہے۔ جس کی طرف ویدوں کی تعلیم لے جاتی ہے۔

آریہ۔ جسم کی ترقی۔ سماج کی ترقی اور روح کی ترقی۔

حضرت۔ روحانی ترقی کیا ہے؟

آریہ۔ موکش پانا (نجات حاصل کرنا)

حضرت۔ یہ تو سب کا دعویٰ ہے۔ لیکن ایک ادعائی رنگ ہوتا ہے۔ جو صرف خیالی رنگ اور وہم تک محدود ہوتا ہے۔ کہ ہم نے یہ کام کر لیا ہے۔ لیکن اس میں ایک امتیازی رنگ ہونا چاہیئے۔ جس سے تمیز ہو جاوے۔ کہ اس میں نجات ہے۔ اور اس میں نہیں۔ خیر۔ اس وقت ہم ویدوں کی تعلیم پر حملہ نہیں کرتے۔ فرض کرو۔ وہ سب تعلیم عمدہ ہے۔ لیکن ممکن ہے۔ کہ وہ کسی کی نقل ہو۔ مثلاً جاپان اس وقت ایک طاقت بن گئی ہے۔ لیکن ان کی سب باتیں یورپ کی نقل ہیں۔ ایسا ہی پارسی کہتے ہیں۔ کہ ژند و ستا ویدوں سے بھی پرانے ہیں اور ویدوں کی بعض باتیں اس سے ملتی بھی ہیں۔ اس لئے اب سوال یہ ہے کہ اگر ایک شخص وید کی باتوں پر عمل کرے۔ فلسفیانہ رنگ میں اس کو علم کی طرح حاصل کرے۔ لیکن وید کو الہامی کتاب نہ مانے۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی تعلق رکھے۔ تو کیا وہ موکش کو حاصل کر سکتا ہے؟ جیسا کہ دنیوی علوم و فنون کے واسطے ضروری نہیں ہوتا۔ کہ استاد کس مذہب کا ہو۔ ایک ہندو استاد ہو۔ یا عیسائی ہو یا مسلمان ہو سب مدرسوں میں موجود ہوتے ہیں۔

آریہ۔ ہاں موکش کے واسطے وید کو الہامی ماننا ضروری نہیں۔ جو مثالیں آپ نے دی ہیں۔ وہ درست ہیں۔ اور جیسا کہ اقلیدس کی شکلیں ہیں۔ ہر ایک اس کو سیکھ اور سکھا سکتا ہے۔ لیکن آریہ سماج ان شکلوں کو درست حالت میں رکھتی ہے۔ بانیوں نے غلطیاں ملا دی ہیں۔ اگر وید پر اسلام عمل کرے۔ تو وہ اچھا ہے بہ نسبت اس ہندو کے۔ جو نہیں کرتا۔

حضرت۔ ہمارا سوال تو صرف اتنا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص وید کو خدا کا کلام نہیں مانتا مگر اس کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔ تو کیا وہ مکتی پائیگا یا نہیں۔

آریہ۔ بے شک مکتی پائے گا۔ فقط

المفتی

۱۱۔ جنوری کی صبح کو حضرت مسیح بمعہ خدام سیر کرنے کے واسطے باہر نکلے۔ تو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی قبر پر تشریف لے گئے جہاں آپ نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ بعد دعا کے ایک شخص نے چند سوال کئے۔ جو اس کالم میں درج کرنے کے لائق ہیں۔

سوال ۱۔ قبر پر کھڑے ہو کر کیا پڑھنا چاہیئے۔

جواب۔ میت کے واسطے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے ان قصوروں اور گناہوں کو بخشے۔ جو اس نے اس دنیا میں کئے تھے اور اس کے پس ماندگان کے واسطے بھی دعا کرنی چاہیئے۔

سوال ۲۔ کیا قبر پر کوئی آیت پڑھنی چاہیئے۔

جواب۔ یہ تکلفات ہیں۔ تم اپنی ہی زبان میں جس کو بخوبی جانتے ہو۔ اور جس میں تم کو جوش پیدا ہوتا ہے۔ میت کے واسطے دعا کرو۔

سوال ۳۔ کیا میت کو صدقہ خیرات اور قرآن شریف کا پڑھنا پہنچ سکتا ہے۔

جواب۔ میت کو صدقہ خیرات جو اس کی خاطر دیا جاوے پہنچ جاتا ہے۔ لیکن قرآن شریف کا پڑھ کر پہنچانا حضرت رسول کریم اور صحابہ سے ثابت نہیں ہے۔ اس کی بجائے دعا ہے۔ جو میت کے حق میں کرنی چاہیئے۔ میت کے حق میں صدقہ خیرات اور دعا کا کرنا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی سنت سے ثابت ہے۔ لیکن صدقہ بھی وہ بہتر ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے دے جائے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے انسان اپنے ایمان پر مہر لگاتا ہے۔

شکریہ۔ بدر کی نصرت کے واسطے کئی دوستوں کے دلوں میں خدا تعالیٰ نے تحریک فرمائی۔ جن کے خطوط میرے پاس آرہے ہیں اور میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید کرتا ہوں۔ کہ اب بدر کے واسطے اچھے دن آگئے ہیں۔ جن احباب نے تا حال توجہ نہیں فرمائی۔ ان کی طرف بھی نظر ہے۔ کہ جلد ان کی طرف سے خوشی کا پیغام آئے گا۔ والسلام

بدر صادق

مورخہ ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء

نئے سال کی طیاری۔

شکر ہے۔ اس خدا کا جس نے ہمیں آج تک اس امر کی مہلت دی کہ ہم اپنی حالت کو درست کرلیں۔ اور اپنی عاقبت کو سنوار لیں۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ میں ۱۹۰۵ء کے ریویو سے ظاہر ہے۔ ہمارے بہت سے دوست سال گذشتہ میں ہم میں سے چلے گئے۔ اور ہم نہیں جانتے۔ کہ سال رواں میں ہم میں سے کس کس کے نام پیغام اجل آجائے گا۔ پس ہمیں ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ اور ہر وقت اس دن کے لیے طیار رہنا چاہیئے۔ جو اچانک ہم سب پر آنے والا ہے۔

پیارے احمدیو! سب سے پہلے سوچنے کے قابل وہ اقرار ہے۔ جس کے سبب سے ہم احمدی کہلاتے ہیں۔ جس کے شرائط اس اخبار کے پہلے صفحہ پر ہر ہفتہ میں لکھے جاتے ہیں۔ نہ صرف اس واسطے کہ تم مخالفین کو دکھاؤ۔ اور اس پر فخر کرو۔ کہ ہمارے اصول ایسے پاکیزہ اور اعلےٰ درجہ کے ہیں۔ بلکہ اس واسطے بھی کہ تم خود ان کو پڑھو۔ اور ہمیشہ غور کرتے رہو۔ کہ ان پر کہاں تک تم کاربند ہوئے ہو۔ تم صرف احمدی کہلانے سے احمدی نہیں بن سکتے۔ بلکہ ان خوبیوں سے بن سکتے ہو۔ جو احمد تم میں ڈالنا اور دیکھنا چاہتا ہے۔ پس تم کمر ہمت کو چست کرو۔ اور مجاہدہ میں داخل ہو جاؤ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر درجہ عظیم عطا فرمایا ہے۔ مجاہدہ کے واسطے اس زمانہ میں یہ ضرورت نہیں رہی۔ کہ تم تلوار کو اٹھا کر دشمن کا مقابلہ کرو۔ لیکن اور بہت سے مجاہدات ہیں۔ جن کی اس وقت ضرورت ہے۔

اے جب تک تم اپنے آپ کو ان مجاہدات میں داخل نہ کرو۔ تم آگے قدم بڑھا نہیں سکتے۔ پس دیکھو۔ سب سے اول نفس کا مجاہدہ ہے۔ اور یہی سب سے مشکل اور اہم ہے۔ اگر اس میں تم کامیاب ہو جاؤ۔ تو پھر کوئی بات تمہارے واسطے مشکل نہ رہے گی۔

یاد رکھو کہ سو کافر خونی کا قتل کرنا آسان ہے۔ ہزار مباحثوں میں مخالف پر فتح پانا سہل ہے۔ لیکن مجاہدہ نفس میں بامراد ہونا ایک بہت بڑا مشکل امر ہے۔ جس کا طے ہونا بجز اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ دنیا میں تھوڑے ہیں۔ جو اس کٹھن منزل کو طے کر کے اپنے مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس منزل کی تکالیف سخت ہیں۔ لیکن اس کا درجہ بھاری ہے۔ اس منزل کی سختیوں کے وقت میں حافظ شیراز چلا اٹھے تھے۔ ع

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا۔

اس شعر میں حافظ نے نفس کی تینوں حالتوں کو مدنظر رکھا ہے نفس امارہ۔ جو اپنی سرکشی میں ایسا غرق ہے۔ کہ کبھی اس سے نکلنے کی خواہش ہی رکھتا نہیں۔ وہ ایسے لوگوں کی حالت ہے۔ جو جانتے ہی نہیں۔ کہ نیکی کے حصول میں اور وصال الٰہی میں کیا کیا لذات ہیں وہ دریا کے اس کنارے بیٹھے ہیں۔ ان کو خبر ہی نہیں۔ کہ اس پار کس قدر باغات اور میوے اور خوشگوار ہوائیں اور لذات اور جنات اور نہریں اور وصال دوست کی نعمت ہے۔ پس وہ اپنی ردی حالت میں بے ہوش ہیں۔ یہ حالت نفس کی سب سے ادنےٰ حالت ہے۔ اور اس کے بالمقابل ایک حالت نفس کی وہ ہے۔ جو نہایت اعلیٰ حالت ہے۔ اس کو نفس مطمئنہ کہتے ہیں۔ جو دنیوی کدورتوں اور رکاوٹوں سے پاک ہو کر اپنے خدا کے ساتھ اپنی مرضی ایک کر چکا ہے۔ اس کے واسطے کوئی درمیان حارج نہیں رہا۔ وہ دریا کے اس پار پہنچ گیا ہے جہاں تمام آرام اور اطمینان کے سامان مہیا ہیں۔ پہلا شخص جو اس پار تھا۔ اور دوسرا شخص جو اس پار ہے۔ ہر دو سبکساران ساحلہا میں شامل ہیں۔ وہ دونوں سبکسار ہیں۔ کیونکہ ان پر کوئی بوجھ نہیں کوئی وقت نہیں۔ اپنی اپنی حالت میں خوش ہیں۔ کسی اہم امر کے حصول کی ان کو تڑپ نہیں۔ لیکن مصیبت میں تو گرفتار ہے۔ جس نے اس کنارہ کو برا جان کر چھوڑا۔ اور اس پار کی نعمتوں کا اس کو پتہ لگا۔ اور ایک خوبصورت دلربا کے وصال کی تڑپ اس کے دامن گیر ہوئی پس وہ حصول مقصد کے لیے دیوانہ وار دوڑا۔ اور پہلی ہی منزل میں دریا نظر آیا۔ تب معلوم ہوا۔ کہ ع

عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

اور چند قدم دریا میں آگے بڑھا۔ تو ہر طرف سے موجوں نے آن گھیرا۔ رات کی تاریکی۔ دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ گرداب پر گرداب حائل ہوتا ہے۔ ہر دم ڈوبنے کا خوف ہے۔ ایسی بلا میں گرفتار ہوا کہ آگے مشکلات کا سامنا۔ پیچھے مڑنے کے تامل۔ تب چلایا اور پکارا۔ ع

شب تاریک و بیم موج و گردابے چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا۔

یہ حالت نفس لوامہ کی ہے۔ اور لوگ اسی حالت میں گرفتار ہوتے ہیں۔ بدی کرتے ہیں اور بدی سے پشیمان ہوتے ہیں۔ اور پھر کر بیٹھتے ہیں۔ ایک اعلےٰ منزل کی طرف نظر ہے۔ پر کوئی قدم اوپر کو اٹھتا ہے۔ اور کوئی نیچے کی طرف گرا دیتا ہے۔ ایک کشمکش کی حالت ہے۔ رات کو سوتا ہے۔ پختہ عہد کر لیتا ہے۔ کہ آج رات تہجد پڑھوں گا۔ اور کبھی پھر نہ چھوڑوں گا۔ پچھلی رات کا وقت آیا۔ تو ایسی کاہلی دامنگیر ہوتی ہے۔ کہ اب اٹھتا ہوں اب اٹھتا ہوں۔ کرتے کرتے صبح ہو جاتی ہے۔ پریشان خاطر اور ملامت زدہ ہو کر اٹھتا ہے۔ اور دل ہی دل میں عہد کرتا ہے۔ کہ آج رات تو ضرور اٹھوں گا۔ دوسری رات پھر وہی حالت۔ ایک بدفعل کی عادت پڑ گئی ہے۔ کر بیٹھتا ہے۔ پھر روتا ہے۔ سر پیٹتا ہے دعا کرتا ہے۔ اور دوسرے سے دعا کراتا ہے۔ ہمیشہ کے لئے توبہ کرتا ہے۔ پھر تھوڑے دنوں کوئی موقعہ آپڑتا ہے۔ تو پھر اسی میں غرق۔ ایسا ہی شخص کسی وقت ولی بن جاتا ہے اور کسی وقت شیطان کا ہم نشین ہو جاتا ہے۔ یہ ایک جنگ کا زمانہ ہے۔ اور یہی مجاہدہ نفس کا وقت ہے۔ جو شخص ایسے وقت میں چستی اور چالاکی کے ساتھ دشمن پر تلوار مارتا رہتا ہے۔ اور اس کے داؤں سے بچتا رہتا ہے۔ تو آخر خدا اس پر رحم کرتا ہے۔ اور اس کو نفس مطمئنہ کا ڈپلوما عطا کر کے آئندہ ہمیشہ کے واسطے اسے ایسے جنگوں میں شامل ہونے سے بچا دیتا ہے۔

سو پیارے احمدیو! سب سے پہلی منزل جو تمہارے راہ میں ہے وہ مجاہدہ نفس ہے۔ تم اس جنگ میں لگے رہو۔ یہاں تک کہ خدا تم کو فتح دیوے۔ کیونکہ اس میدان میں بغیر خدا کی دستگیری کے فتح حاصل ہونی ناممکن ہے۔ سال گذشتہ کی لڑائیوں کی اپنی تاریخ بناؤ۔ اور اس پر غور کرو۔ اپنے کمزور مقامات کو دیکھو۔ اور سال آئندہ میں ان کو مستحکم کرو۔ دشمن جن جن راہوں سے پچھلے سال آتا رہا ہے وہ راہ پہلے سے ہی بند کرنے کی کوشش کرو۔ اور اپنا چوکی پہرہ ہر وقت مستعد رکھو اور ہوشیار رہو۔ کہ شیطان کے داؤں بہت ہیں۔ دعا میں لگے رہو۔ تا خدا تمہارا مددگار ہو۔

پھر سوچو اور غور کرو۔ کہ خدا نے تمہیں ایک ایسی نعمت عطا فرمائی ہے۔ جس کو لوگ تیرہ سو سال سے ترستے چلے آتے تھے۔ اور ہزاروں اب بھی ترس رہے ہیں۔ اور لاکھوں آئندہ قیامت تک ترستے رہیں گے اور نامرادی میں مر جاویں گے۔ کیونکہ جس نے آنا تھا۔ وہ آگیا۔ پر تھوڑے ہیں۔ جن کو آنکھیں دی گئی ہیں۔ جن سے وہ دیکھا جا سکتا ہے۔ اور خدا کے آگے سجدے میں گرو۔ اور شکر کرو۔ کہ تم ان تھوڑوں میں داخل ہو۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ اور اس قدردانی کو اپنے عمل سے دکھاؤ۔ جس میں بعض باتیں جو میرے خیال میں آتی ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

اول۔ اس کے ہر ایک حکم پر دل و جان سے قربان ہو جاؤ

دوم۔ اس کے قریب رہنے کی کوشش کرو۔ جس قدر عرصہ تمہیں اپنی زندگی کا اس امر کے واسطے مل سکے۔ اس کے قدموں میں گذار دو۔ کیونکہ یہ دن ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ دنیوی کاموں کا حرج کر کے اس کے چہرہ کو دیکھو۔ کیونکہ یہ چہرہ بہت ہی مبارک ہے۔ اس کی صحبت میں رہ کر اس سے فیضیاب ہو۔

سوم۔ اپنی مالی امداد کے ساتھ اس کے سلسلہ کی تائید کرو۔ جس کی تفصیل سے تم آگاہ ہو۔

چہارم۔ اپنی بیوی بچے رشتہ دار دوست آشنا سب کے واسطے سعی کرو۔ کہ اس کشتی پر سوار ہو کر طوفان ہلاکت سے بچ جاویں

پنجم۔ جب تمہیں اپنے مرشد کے پاس حاضر ہونے کا موقعہ نہیں ملتا تو اس کو اپنے احوال سے آگاہ رکھنے کے واسطے کثرت سے خطوط ہی لکھو۔ اور جواب کا انتظار نہ کرو۔ کیا یہ سودا تمہارے لیے مہنگا ہے۔ کہ ایک پیسہ خرچ کرنے سے تمہارا حال اس شخص کے سامنے پیش ہو جائے۔ جس کو خدا نے تمام زمین کے باشندوں میں سے اپنے پیغام کے واسطے چن لیا ہے۔ پیارو! یہ بڑی فائدہ مند تجارت ہے

ششم۔ آپس مین ایک دوسرے کے ساتھ ایسی محبت کرو۔ کہ دوسرون کے لیئے نمونہ بن جاؤ۔ یہ کوئی نئی باتین نہین ہین۔ تم مین سے اکثر اس کو جانتے اور انپر عمل کرنے والے ہین۔ آئندہ زیادہ احتیاط کے ساتھ اپنے کام مین ہوشیاری اختیار کرو۔ تاکہ یہ سال تمہارے واسطے بڑی برکتون اور رحمتون کا موجب ہو جاوے

پھر دیکھو۔ اور غور کرو۔ کہ تمہارا مہدی تمہین ہدایت یافتہ بنانا چاہتا ہے۔ اور اس کا بڑا حکم یہ ہے۔ کہ تم قرآن شریف کے جوے کو بکلی اپنی گردن مین ڈال لو۔ پس تم قرآن شریف کو پڑھو۔ فہم اور عمل کے واسطے پڑھو۔ قرآن کی زبان کو پڑھو۔ تاکہ اس کے الفاظ سے تم آشنا ہو جاؤ۔ خدا کے اس حبیب کے اقوال پاک پڑھو۔ جس کا غلام کہلانا تمہارا مسیح کا فخر ہے۔ وہ تمہارے دل کو روشنی بخشین گے۔ کیا تم ایسا نہین کر سکتے کہ قرآن شریف کی منزل کے بعد تم ایک حدیث ہی کم از کم روز پڑھ لو۔ بہت سی کتب حدیث اُردو مین ترجمہ شدہ ہین۔ بخاری ہے۔ مشکوۃ ہے۔ ریاض الصالحین ہے۔ بلوغ المرام ہے۔ سب مترجم مل سکتی ہین اور نہین تو کوئی ایک چہل حدیث ہی سہی۔

پھر سنو۔ تمہارے مہدی نے بہت سی کتب۔ تمہارے واسطے تصنیف کی ہین۔ کوئی ایک تھوڑی روزانہ پڑھ لو۔ اور اُس پر عمل کرو۔ تو سال بھر مین دو تین کتابین ختم ہو سکتی ہین۔

اور مین کہان تک لکھون۔ ہر ایک شخص اپنی اپنی حالت کے مطابق سب باتین خود سوچ سکتا ہے۔ اور غور کر سکتا ہے۔ کہ اس کی موجودہ حالت عملی۔ علمی۔ اخلاقی۔ مالی۔ بدنی کیسی ہے۔ اور سال معاں مین کہان تک اس کو ترقی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مین اس مضمون کو دعا پر ختم کرتا ہون۔ کہ اے غفور الرحیم ہمارے گناہ بخش۔ ہماری پردہ پوشی فرما گذشتہ سال کی لغزشون کو معاف کر۔ آیندہ کے واسطے اُن راہون پر چلا۔ جن سے تو راضی ہو جاوے۔ دین محمدی کے ناصرون کی نصرت کر۔ اور ہمین ان مین سے بنا۔ اپنے رسول مسیح موعود کی مدد فرما۔ اس کے دشمنون کو ذلیل اور ہلاک کر۔ اپنے وعدون کو سچا کر کہ تو سچے وعدون والا ہے ہم پر رحم فرما۔ ہر ایک احمدی کے ساتھ ہو۔ اور اس کی امداد کر۔ اور اس کو قوت عطا فرما۔ اور اُسے حق کے دشمنون پر فتح دے۔ آمین ثم آمین

سنسکرت لسان الام ہے

لاہور کا ایک اخبار پنجاب سماچار ناگری حروف کی تائید مین بہت دُور پہنچا ہے۔ آپ فرماتے ہین۔ خود اہل عرب و عجم نے اس کو (سنسکرت کو) ام الالسنہ کہا ہے۔ اُردو سے بڑھ کر ناگری کے ہندوستان کے لیئے مفید ہونے کے واسطے لمبے لمبے مضامین لکھکر ایڈیٹر صاحب نے بہت تکلیف اُٹھائی ہے۔ یہ فیصلہ تو نہایت آسانی سے ہو سکتا تھا۔ مین آپ کو ایک بات بتاتا ہون۔ آپ ناگری حروف کی تائید مین عملی نمونہ دکھائین۔ آیندہ اخبار سماچار کو بجائے اُردو کے ناگری حروف مین لکھنا شروع کر دین۔ ابھی سال کا ابتدا ہی ہے۔ خریدارون کے واسطے بھی اخبار کا پسند کرنا یا جاری کرانا آسان ہو جاوے گا۔ پھر تھوڑے دنون مین آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ آپ کی اور آپ کے ہم وطنون کی زبان اُردو ہے۔ یا ناگری ہے۔ اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہو گا۔ کہ جس ہمعصر پر آپ نے بہت خفگی کا اظہار کیا ہے۔ وہ بھی ہمیشہ کے واسطے خاموش ہو جائے گا۔

اہل عرب و عجم کا وسیع لفظ آپ نے خوب بولا۔ عجم کو تو رہنے دین کیونکہ وہ بہت وسیع ہے۔ عرب کے سوائے سب عجم ہے اور اس مین آپ بھی شامل ہین۔ عرب ہی کو لین کہ تھوڑا علاقہ ہے۔ اور اس مین سے چند علماء کا براہ عنایت معہ کتاب و صفحہ حوالہ دین۔ کہ کس اہل عرب نے سنسکرت کو اُم الالسنہ کہا ہے۔

فہرست تو آپ کی وسعت علمی سے ہم کو مل جائے گی۔ کیونکہ منقول بات ہے۔ اور آپ اسکے مدعی ہین۔ ہان سنسکرت کے ام الالسنہ ہونے کے متعلق ایک بات مجھے بھی یاد آئی ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ وہ صحیح ہو۔ سو عرض کرتا ہون۔ کہتے ہین کہ بابا آدم نے اپنی شادی ہند مین کی تھی۔ اور بیوی بیاہنے کو یہان تشریف بھی لائے تھے۔ پس جب بڑی امان خود ہندی تھین۔ تو سنسکرت ام الالسنہ نہین۔ تو لسان الام تو ضرور ٹھہری۔ آپ نے سنسکرت کی تائید مین حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر وہان بھی سنسکرت کا تعلق کچھ ایسے ہی وجوہات سے معلوم ہوتا ہے۔ جو اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

اس مین ہم کو کلام نہین۔ کہ سنسکرت ہند کی پرانی زبان ہے اور اس کا سیکھنا بعض ضرورتون کے واسطے خاص شخصون کو مناسب ہے لیکن قدرت نے جس زبان کو (Dead Languages) ڈیڈ لینگویجز یعنی مردہ زبانون مین داخل کر دیا ہے اس کی ہڈیان اکھیڑنا ماہران علوم اشیائے قدیم یعنی اینٹی کویرین کے محکمہ تک محدود رکھنا چاہیئے۔

گان ودیا

ہم شری ستیہ دھرم پرچارک پتّے نندر شرو کے ساتھ آریہ ورت کو خوش خبری سناتے ہین۔ کہ گان ودیا کو کنجرون محدود کیپ نیچ انسانون کے چنگل سے چھڑا کر اعلیٰ اعلیٰ گھرانون کو زینت بخشنے کے قابل بنا دیا جاوے۔ تو جہان ایک طرف سماجک آنند کی بردھی ہو گی۔ وہان دوسری طرف سوسائیٹی کی اخلاقی حالت مین بھی نمایان ترقی ہو گی!! اس مین شک نہین۔ کہ یہ انتقال ہنر جو ستیہ دھرم پرچارک نے تجویز فرمایا ہے۔ آریہ ورت کو اس اخلاقی زینہ کی دوسری سیڑھی پر پہنچا دے گا۔ جس کی پہلی سیڑھی پر سوامی بہادر نیوگی انتقال کے ذریعے سے آریہ ورت کو چڑھا گئے ہین۔

تصدیق بالرویا

۳ جنوری سردار خان کی اہلیہ نے خواب دیکھا۔ کہ حکیم شاہ نواز خان ایک مٹی کے برتن مین ایک روٹی جس پر کباب تھے۔ اور اس کو ایک اور روٹی سے ڈھانپا ہوا ہے۔ اور کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے لے جا۔ اس نے روٹی لے لی۔ اور روٹی لے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مکان پر پہنچے۔ وہ مکان بجانب مغرب ایک باغ کے پاس تھا۔ اس جگہ میری بیوی گئی۔ دیکھا کہ حضرت ابراہیم کی بیوی بیٹھی ہوئی ہے۔ میری بیوی نے پوچھا۔ کہ حضرت صاحب کہان تشریف رکھتے ہین۔ جواب ملا۔ کہ تم کو نہین ملے۔ میری اہلیہ نے جواب دیا۔ کہ مین پہچانتی نہین تھی۔ حضرت ابراہیم کی بیوی نے جواب مین کہا۔ کہ یہ روٹی حضرت لوط علیہ السلام کے گھر لے جا۔ اور وہان کچھ چند لڑکیون کو نصف روٹی معہ کباب کھلا دی۔ لیتے مین جانب مغرب سے حضرت ابراہیم علیہ السلام آ گئے۔ بہت اونچا قد۔ سفید لباس۔ بھاری پگڑی۔ سیاہ داڑھی۔ گورا رنگ۔ ایسا خوبصورت آدمی مین نے اپنی حیات مین کبھی دیکھا ہی نہین۔ حضرت ابراہیم صاحب نے جن کے ساتھ ان کے والد بھی تھے۔ سیاہ رنگ۔ چھوٹا قد۔ منہ پر ماتا کے داغ۔ اور میری اہلیہ کو کہا کہ تو کون عورت ہے۔ جواب دیا۔ مین حکیم شاہ نواز صاحب کی بہادرجہ ہون۔ آپ کے پاس روٹی لائی ہون۔ خفا ہو کر بولے۔ تمہارا کوئی بھائی نہین ہے۔ مین نے جواب مین کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کو نہین لاتے۔ ابراہیم صاحب نے جواب مین کہا۔ وہ اندھے ہین۔ مین نے کہا نہین نابینا تو نہین ہین۔ بلکہ جاہل ہین۔ حضرت ابراہیم صاحب نے کہا اگر کوئی آدمی بہت بُرا ہوتا ہے) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا۔ حضرت مرزا غلام احمد کا آنا ضروری ہے۔ اور وہ اس زمانہ مین دین کا خوب کام کر رہا ہے۔

(راقم برادر حکیم صاحب)

رسید زر

تاریخ	نام	رقم
دسمبر ۱۹۰۶ء	میان احمد الدین صاحب	[illegible]
،،	میان فضل آلہی صاحب	[illegible]
،،	حکیم نور محمد صاحب	[illegible]
،،	نعمت خان صاحب	[illegible]
،،	معرفت ناگ پور آوٹ آفس	[illegible]
۲ جنوری ۱۹۰۷ء	احمد اللہ صاحب	[illegible]
،،	نور محمد صاحب۔ کوارٹر ماسٹر	[illegible]
،،	حافظ مالک محمد صاحب	[illegible]
،،	منشی الٰہی بخش صاحب	[illegible]
،،	محمد یوسف صاحب	[illegible]
،،	مہر الدین صاحب	[illegible]
،،	فرمان علی صاحب	[illegible]
،،	محمد اشفاق صاحب	[illegible]
،،	جلیل احمد خان صاحب (لکھوراواتا)	[illegible]
،،	غلام نبی صاحب	[illegible]

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم (رضی اللہ عنہ)

کی علالت، حسن خاتمہ، اور اس سے احمدی قوم اور اہل تقویٰ اصحاب کے لئے مفید سبق

(رقم زدہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب)

گذشتہ اشاعت سے آگے

ایسے شخص کے لئے جو تعصب نہ رکھتا ہو۔ حضرت اقدس کے منجانب اللہ ہونے اور ان کو ایک باخدا انسان ماننے کے لئے اس ایک ہی نشان میں کافی ثبوت ہے۔ یعنی ہم دنیا میں یہ عام نظارہ دیکھتے ہیں۔ کہ جس شخص کو کسی سے سچی محبت اور اخلاص ہوتا ہے وہ اس کے لئے رد بلا کرنے کے لئے وہ وسائل استعمال کرتا ہے جن پر اسے سب سے زیادہ بھروسہ ہوتا ہے۔ اب ہم ایک طرف تو دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے جب مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر پائی۔ تو ان کو اس سے ایسا صدمہ ہوا۔ کہ بلا مبالغہ ان کے والدین کو بھی جو اس وقت وہاں موجود تھے۔ ایسا صدمہ نہ ہوا تھا۔ دوسری طرف جو معالج ہیں۔ وہ سب قسم کے حیلے استعمال کر چکے ہیں۔ اور متواتر سات گھنٹے تک اسی تدبیر میں لگے رہے۔ کہ ان کا دل طاقت پکڑے اور جسم میں حرارت غریزی قائم ہو اور ہوش آوے۔ آخر ناچار ہو کر انہوں نے اپنی عاجزی کا اعتراف اس روحانی باپ کے سامنے کیا۔ جس کا کہ ایک کارکن اور لائق فرزند جو دینی خدمات میں اول نمبر پر تھا اور خدا کی طرف سے مسلمانوں کا لیڈر ہونے کا خطاب بھی پا چکا تھا۔ ایسی حالت اضطرار میں جو کچھ حضرت اقدس سے ظہور میں آیا۔ وہ ان کی اصلی قلب کی حالت ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے اس کا عظیم الشان نشان ماننا ضروری ہے۔ ہم نے بحیثیت طبیب صدہا بلکہ ہزارہا ایسے عزیز ایسی نازک حالت میں دیکھے ہیں۔ اور ان کے لواحقین جب اپنے مریض کی آخری حالت کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ (جیسے کہ مولوی عبدالکریم صاحب کی حالت تھی) اور اگر ڈاکٹر یا معالج طبیب کے چہرہ پر بھی مایوسی کے آثار دیکھتے ہیں۔ تو ان کی حالت ناگفتہ بہ ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں ان کو کچھ نہ سوجھتا۔ اور اکثر مریض کے مرنے سے پہلے گویا کہ خود مر جاتے ہیں۔ مولوی صاحب کی اس نازک حالت کی خبر سے مولوی صاحب سے ہر ایک محبت رکھنے والے کو جو اس وقت قادیان میں موجود تھا۔ (جو بلحاظ بشریت کے ضروری تھا) وہ گویا کہ دم واپسین کی گھڑی تھی۔ دنیاوی رشتہ داروں کے لحاظ سے ان کے سب سے زیادہ قریبی ان کے بوڑھے والدین تھے۔ اور ان کی دو بیویاں تھیں۔ ان کی اس وقت حالت وہی تھی۔ جو ہم عام طور پر لوگوں میں دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے رونے اور چلانے کی آواز آتی تھی۔ اور وہ ایسے اس غم میں مبتلا تھے کہ گویا کہ اپنی طرف سے اس عزیز کے لئے سب وسائل علاج کے منقطع کر بیٹھے ہیں۔ مگر ادھر ہم نے اس خدا کے فرستادہ کا حال دیکھا۔ کہ جیسے کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ کہ سب سے زیادہ صدمہ ان کو محسوس ہوا۔ ہم ان کے چہرہ کو پڑھ رہے تھے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر ہم میں سے کوئی ہوتا۔ اور اس کے دل میں وہ محبت ہوتی جو حضرت اقدس کو جو اس مرحوم سے تھی۔ تو وہ اس خبر کو سنکر غش کھا جاتا یا حیران و مبہوت ہو جاتا۔ مگر آپ نے اپنے صبر اور استقلال کا وہ نمونہ دکھایا۔ کہ جس کی نظیر دنیا میں صدہا سال سے مفقود ہو چکی تھی یعنی آپ کوئی لفظ حسرت یا یاس کا زبان پر نہ لائے۔ اور اس پیارے کی دم واپسین کی گھڑی میں انہوں نے اپنے ایمان اور خدا تعالےٰ سے سچی محبت اور اس کی رحمتوں اور اس کے فضل سے ایک کامل امید کا وہ نمونہ دکھلایا۔ کہ اس سے سب شکستہ دلوں کی ایک ڈھارس بندھ گئی۔ عام طور پر تو طبیب بیمار و بیمار کے متعلقین کی تشفی کا موجب ہوتے ہیں۔ کہ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ قریب تھا کہ صدمہ سے ہماری کمر ٹوٹ ہی جاتی۔ مگر حضرت اقدس نے اپنی قوت قدسیہ سے ہماری کمروں کو سیدھا کیا اور ہم کو پھر سہارے سے عزم میں مضبوط کیا۔ اور خود اس منعم حقیقی کی جناب میں دعا میں مصروف ہوئے۔ یہ گویا کہ آپ پر ایک بھاری ابتلا کا انتہا تھا۔ مگر آپ کی ثابت قدمی اور استقلال کو دیکھ کر رحمت الٰہی نے اس جوش سے نزول کیا۔ کہ ایک آن کی آن میں اس مردہ میں کہ جس نے قریباً سات گھنٹے سے ہاتھ پاؤں نہ ہلایا تھا۔ اور جس کے ہاتھ اور پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے ہو چکے تھے۔ اور نبض بھی الوداع کہتی جاتی تھی۔ نئے سرے سے جان ڈالدی

میں ایمان سے کہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب کے دوران علالت میں ہم نے بے انداز نشانات دیکھے۔ جن سے کہ اس خدا کے مسیح پر ہمارا ایمان پہلے سے کئی سو گناہ زیادہ مضبوط ہوا۔ اور ہم نے اس ایمانی حلاوت کو اپنے اندر اس طرح سے محسوس کیا۔ کہ گویا کہ ہمارے جسم کے ہر ایک ذرہ میں انوار سماوی اور برکات الٰہی کی ایک تجلی جس سے ہمارے ہر رگ و ریشہ نے ایک لذت اٹھائی۔ گویا کہ ہم نے اس تقدس خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ جس کی طرف اس کا مسیح کل اہل دنیا کو پکار رہا ہے۔ (الحمد للہ ثم الحمد للہ)

برمن او جلوہ نمودست گواہی بپذیر

اور واقعات کو تو میں بعد میں پیش کرونگا۔ مگر میں اس ایک واقعہ کی طرف ان لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کے اندر کے گند اور آلائش کو دور کرے۔ اور وہ اس عرفان کو حاصل کر لیں جس سے ان کے اندر کی سب تاریکیاں دور ہو جاویں اور وہ اس خدا کو پالیں جس کے لئے ابتدائے آفرینش سے لے کر اب تک ہر ایک اہل بصیرت کی تڑپ رہی ہے۔ اور سب اکابر نے ہم کو یہی بتایا ہے۔ کہ اس نعمت عظمےٰ کو پاکر پھر اور کسی بات کی آرزو نہیں رہتی۔ اور وہ شربت ہے۔ کہ اس کو پینے کے بعد پھر کبھی پیاس نہیں لگتی۔ اور یہ وہ خوان ہے۔ کہ جس سے بہرہ ور ہونے کے بعد پھر انسان کسی چیز کی بھوک ہی نہیں رہتی۔ اور یہ وہ وصال ہے۔ کہ اس کے بعد کوئی اور لذت باقی نہیں رہتی

چشم دل اندکے چو گردد باز
سر دگر دو بر آدمی ہمہ راز

اب اگر اس خدا کو ہی پانا مقصود ہے۔ تو ہم کو قرآن سے اور تاریخ سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمیشہ سے یہی سنت اللہ چلی آئی ہے۔ کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہمیشہ بشر رسول ہی آتے ہیں۔ اب غور کرو۔ جیسے کہ روحانی ظلمت اس وقت دنیا میں چھائی ہوئی ہے۔ کیا پہلے بھی کبھی ایسی تاریکی جہان میں تھی۔ آج چالیس کروڑ انسان دنیا میں موجود ہیں۔ جو ایک عاجز انسان کو خدا اور خدا کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس فرد اکمل اور افضل البشر اور خیر الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اس زمانہ میں جو توہین آمیز الفاظ مخالفین مذہب استعمال کر رہے ہیں۔ کہ ان کو سننے سے ایک مومن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اس امت میں سے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر امت کہا تھا۔ کئی لاکھ انسان مرتد ہو چکے ہیں۔ اور بجائے کہ وہ کوئی خدمت اسلام کرتے۔ مخرب اسلام بنے ہوئے ہیں اب اے خدا کو چاہنے والے لوگو۔ اور اس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنے والو۔ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ اللہ تعالےٰ امت میں سے کسی کو منتخب کرے۔ کہ وہ اعلائے کلمہ اسلام کرے۔ اور جو اپنی طہارت باطنی اور تعلق باللہ سے اسلام کے ایک مذہب ہونے کا ثبوت اور دلیل اپنے اندر رکھتا ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آیا کرے گا۔ اور ایسا ہی قرآن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس دین کی رسول اللہ کے بعد بھی خلفائے رسول سے تائید ہوتی رہے گی۔ تو اب صدی کے سر پر بھی ۲۳ سال گذر گئے ہیں۔ کیا اگر وہ اب بھی وہ مصلح نہ آئے گا۔ تو پھر کس وقت آئے گا۔ اسلام تو مخالفین کے نرغے میں اس طرح پھنسا ہوا ہے۔ کہ اب بھی اگر خدا کی طرف سے نصرت نہ ہو۔ تو پھر اسلام کا کچھ باقی نہیں رہتا۔

پس ازاں کہ من نمانم بچہ کار خواہی آمد

اب اگر ہمارے جیسے بشر نے ہی رسول ہو کر آنا تھا۔ اور اس امت سے ہی ہونا تھا۔ جیسے کہ حدیث امامکم منکم سے ثابت ہے۔ تو پھر ذرا دائیں بائیں آگے پیچھے نظر مارو۔ کہ کون ہے۔ جو وہ تعلق محبت اور قرب الٰہی کا رکھتا ہے۔ جو اس ڈوبتی ہوئی کشتی کو کنارہ پر لگا دے۔ اپنے قرب و جوار میں نہیں۔ تو اپنے شہر میں نظر مارو۔ اپنے شہر میں نہیں تو اپنے صوبہ میں نظر مارو۔ اپنے صوبہ میں نہیں۔ تو اپنے ملک میں نظر مارو۔ اپنے ملک میں نہیں۔ تو کل جہان پر نظر مارو۔ اور اگر آپ کو اب بھی وہ مبارک وجود نظر نہیں آتا تو ادھر آؤ۔ میں تم کو بتاتا ہوں۔ کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ اور خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہی ہے۔ خدا کا برگزیدہ اور سچا خلیفہ و نائب رسول۔ وہی ہے۔ جو اپنے سینہ میں اس امت محمدیہ کے لئے ایک جوش رکھتا ہے۔ کہ جس کی نظیر دنیا بھر میں نہیں۔

وہی ہے

کہ جو اس دین کے لیے اور اعلائے کلمہ اسلام کے لیے اپنے اندر ایک ایسی حرارت رکھتا ہے۔ کہ وہ قریب ہے۔ کہ باطل کو کھا جاوے وہی ہے۔ کہ اسلام کے روشن چہرہ سے جہاد کا داغ مٹانے کے لیئے آیا ہے۔ جو بادان دشمنوں نے لگانے کی کوشش کی ہے اور وہی ہے۔ جو اشاعت اسلام کے لیئے ایک قطرہ خون کو گرانا بھی ضروری نہیں سمجھتا۔ وہی ہے۔ کہ جو اپنے دلایل اور براہین سے جو قرآن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو ملے ہین۔ تمام دنیا مین پھر اسلام پھیلائے گا۔ اور اسلام اور قرآن اور محمد عربی کے چہرہ کو دنیا پر ایسا روشن کرے گا۔ کہ وہ اس آخری زمانہ مین ایک آفتاب کی طرح چمکے گا۔ تاکہ ہر کوئی اس کا منہ دیکھ لیگا۔

بعثتایں اجر نصرت را وہندت اے اخی ور نہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

یہ وہی ہے۔ کہ جو مُردوں کو زندہ کرنے کے لیئے آیا ہے۔ جیسے قرآن شریف مین ہے۔ کہ یا ایھا الذین امنوا استجیبوا للہ ورسولہ اذا دعاکم لما یحییکم۔ اور مین خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ مین مُردہ تھا۔ اس نے مجھے زندہ کیا ہے اور میرے ساتھ اور صدہا مُردہ تھے۔ جو کہ اس کے ہاتھ پر زندہ ہوئے ہیں۔ وہ اپنے نفوس پر آپ شاہد ہین۔ اس لئے اے ہمارے دوستو اور بھائیو! اگر تم واقعی اپنی رُوحانی موت کو محسوس کرتے ہو۔ تو اس کے پاس آؤ۔ یہ تم کو زندہ کریگا۔ اور تم اس زندہ خدا کا منہ دیکھو گے۔ کہ جس کو نہ پہچاننے کے لیئے یہ مردی تم پر چھائی ہوئی ہے۔

آؤ لوگو کہ یہین نور خدا پاؤ گے
لو تمہین طور تسلی کا بتایا ہم نے

(باقی آئندہ۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

مدرسہ کے متعلق نئی تجاویز

اس سال کے اخیر مین مدرسہ کی حالت خاص طور پر زیر بحث آ چکی تھی۔ پہلا سوال یہ درپیش تھا۔ کہ آیا جس صورت مین ہمارے سلسلہ کی اصل غرض اشاعت و تبلیغ الاسلام و اظہار دین ہے۔ موجودہ مدرسہ کا قیام جس مین مروجہ تعلیم انٹرنس تک دی جاتی ہے۔ کہان تک اس سلسلہ کے مقاصد کی تکمیل کا مؤید ہے۔ اور دوسرا سوال یہ تھا۔ کہ آیا اس مدرسہ کے ذریعہ سلسلہ کی اصل غرض بھی پوری ہو سکتی ہے۔ یعنی یہ کہ یہان سے ویسے اشخاص نکلین۔ جو اعلےٰ درجہ کے علوم عربیہ و دینیہ سے واقفیت رکھتے ہون۔ اور دوسری طرف یورپ کی کوئی سی زبان مثلاً انگریزی یا فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ جانتے ہون۔ تاکہ ان کے ذریعہ سے تبلیغ اسلام نہ صرف ہندوستان مین ہی بلکہ ہندوستان سے باہر بھی ہو سکے۔ ان دونون سوالون پر جماعت احمدیہ قادیان مین خوب بحث ہو چکی تھی۔ مگر اخیر فیصلہ بموجب منشائے حضرت امام علیہ السلام ایام تعطیلات دسمبر تک ملتوی رکھا گیا تھا۔ تاکہ اس وقت جب مختلف احباب مختلف احمدی جماعتون کے جمع ہون۔ تو ان مین بھی ان ہر دو سوالون کو پیش کر کے ان کی رائے لی جاوے۔ اور ان سوالون کے ہر ایک پہلو پر غور کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کیا جاوے۔ چنانچہ یہ امر تین دن برابر جلسہ مین پیش ہوتا رہا۔ اور بہت سے احباب نے اس پر بحث کرنے مین حصہ لیا۔ سوال اول کے متعلق یہ امر قرار پایا۔ کہ اگرچہ مروجہ تعلیم اس سلسلہ کے خاص اور ممتاز اغراض مین سے ایک غرض نہ ہو۔ مگر اس مین شک نہین کہ اس سلسلہ کے چھوٹے بچون کو ایسے طور پر تیار کرنا کہ وہ زمانہ کی طرح طرح کی زہریلی اثرون سے محفوظ اور اصول اسلام پر مضبوط اور قرآن شریف اور مسائل دینیہ سے واقف اور مخالفین کے اعتراضون کے جواب دینے کے قابل اور باطل اصولون کی تردید پر قادر ہون۔ اور پھر ساتھ ہی اس کی عملی زندگی ان کی ایک سچے مسلمان کی ہو۔ یہ اس سلسلہ کی ایک خاص غرض ہے کیونکہ یہ بچے جب یہان سے تعلیم پا کر نکلین گے۔ تو خواہ وہ واعظ نہ ہون۔ اور زبان عربی مین کامل مہارت نہ رکھتے ہون۔ لیکن اس مین شک نہین۔ کہ وہ ایسے مسلمان ہون گے۔ جو دوسرے مسلمانون کے لیئے اور غیر مسلمانون کے لیئے نمونہ ہون گے۔ احمدی جماعت کا اور نوجوانون کا وجود ہی دوسرون کے لیئے وعظ ہوگا۔ علاوہ ازین جماعت احمدی کی یہ ایک بڑی اور عظیم الشان ضرورت ہے۔ کہ جس صورت مین یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ اور خدائے تعالےٰ کے اس کو بڑی بڑی ترقیات دینے کے وعدے ہین۔ تو اس صورت مین اس سلسلہ کا اپنا ایک مدرسہ بھی ہونا چاہیئے۔ بلکہ کالج بھی ہونا چاہیئے کیونکہ جس صورت مین دین کے لیئے ایک جماعت کی ہی ضرورت ہے اور کُل کی کُل جماعت ایک ہی کام مین نہین لگ سکتی۔ تو اس صورت مین اپنے مدرسہ کے نہ ہونے کی حالت مین جماعت مجبور ہو گی۔ کہ اپنے بچون کو دوسرے مدرسون مین بھیجے یعنی مشن کے مدرسے یا سرکاری مدرسے۔ جہان نہ وہ تعلیم دین کی حاصل کر سکتے ہین۔ اور نہ ہی زہریلی ہواؤن کے اثر سے محفوظ رہ سکتے ہین۔ اور یہ امر ایک اتنی جماعت عظیم الشان جماعت مین سخت قابل افسوس ہوگا۔ بلکہ اس جماعت کو تو ابھی اس کام کے لیئے طیار رہنا چاہیئے۔ کہ جیسے جیسے اس کی تعداد مین ترقی ہو جاوے۔ جا بجا مدرسے تعلیم کے لیئے قائم ہوتے چلے جاوین۔ اور مرکزی مقام مین ایک کالج یا یونیورسٹی ہو۔ پس ساری جماعت مین ایک مدرسہ کا بھی نہ ہونا ایک ایسا امر ہوگا جو اس جماعت کے لیئے سخت افسوس کا موجب ہوگا۔ لہٰذا باتفاق رائے جلسہ یہ امر قرار پایا۔ کہ ضروری ہے۔ کہ دار الامان مین ایک مدرسہ سرکاری تعلیم دینے کے لئے اور سرکاری قواعد کے موجب چلنے والا ہو تا مروجہ تعلیم کے ساتھ ساتھ احمدی جماعت کے بچے یہان رہ کر سچے احمدی بن کر دکھلاوین اور دنیا کے ساتھ دین مین بھی ترقی کرین چنانچہ اس کی عملی نظیرین اس وقت بھی موجود ہین۔ کہ جو طالب علم یہان سے انٹرنس پاس کر کے نکلے ہین۔ وہ اپنی عملی زندگی مین اور اپنی دینی ترقی مین کالجون مین ایک ایسا نمونہ دکھا رہے ہین۔ جو واعظ سے بڑھ کر کام دے رہا ہے۔ مگر اس ضرورت کو تسلیم کرنے کے ساتھ ہی منتظمین مدرسہ کے توجہ دلانے پر کہ باوجودیکہ پانچ سال کے عرصہ مین جماعت چند ہزار سے دو تین لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ مگر تعداد طلبا مین ایسی ترقی نہین ہوئی۔ جس کی وجہ کسی قدر جماعت کی بے توجہی ہے ان امور کے پیش کرنے پر کل جماعت نے باتفاق اس ضرورت کو بھی تسلیم کیا۔ کہ کل کی کل جماعت اور ہر فرد واحد کا جو اپنے آپ کو اس جماعت مین سمجھتا ہے۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچون کو کسی دوسرے مدرسے مین تعلیم نہ دین۔ بلکہ کل کے کل اسی جگہ تعلیم کے لیئے بھیجین۔ کیونکہ جس صورت مین ضرورت قیام اس مدرسہ کی یہی ہے۔ کہ احمدی جماعت کا اپنا مدرسہ ہو۔ تو پھر اگر احمدی جماعت کل کی کل اپنے بچون کو اس جگہ بھیجنے کے لیئے تیار نہین تو اصل غرض ہی مفقود ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جس قدر حاضرین اس جلسہ مین موجود تھے۔ ان سب نے اس ضرورت کو تسلیم کر کے یہ عہد کیا کہ وہ اپنے بچون کو اسی مدرسہ مین تعلیم کے لیئے بھیجنے کا انتظام کرین گے۔ اور اپنے دوسرے بھائیون کو بھی ترغیب دین گے۔ اور مجبور کرین گے۔ کہ وہ اپنے بچون کو انٹرنس تک تعلیم کے لیئے اسی جگہ بھیجین۔

قبل اس کے جو مین دوسری تجاویز کو بیان کرون۔ مین یہ ظاہر کرنا چاہتا ہون۔ کہ ہر قسم کے بچون کے لیئے جو یہان آئین گے۔ کیا انتظام سوچا گیا ہے۔ جو بچے بارہ ۱۲ سال کی عمر تک پہنچ گئے ہین۔ وہ تو بورڈنگ ہوس مین زیر نگرانی دو سپرنٹنڈنٹون کے رہین گے۔ جیسا کہ آج کل انتظام ہے ہان لڑکون کی تعداد مین زیادتی کے ساتھ سپرنٹنڈنٹ اور رکھے جا سکتے ہین۔ چھوٹے بچے جو زیادہ خبرگیری اور زیادہ نگرانی کے محتاج ہین۔ ان کے متعلق حسب حیثیت دو قسم کا انتظام کیا جاویگا۔ جن کے والدین اپنے بچون کی پوری اور عمدہ نگرانی کے لیئے کافی روپیہ دے سکتے۔ ان کے متعلق یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ ان کی مدرسہ مین پڑھائی کے علاوہ ایک پرائیویٹ الگ نگران ان کا رکھا جاوے۔ ہر پانچ یا چھ بچون پر ایک ایسا پرائیوٹ موجود ہوگا جس کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ہر وقت اُن بچون کے ساتھ رہے اور ہر طرح پر ان کی خبرگیری اعلیٰ تعلیم کے لحاظ سے۔ صحت کے لحاظ سے۔ کھانے کے لحاظ سے۔ نمازون کے لحاظ سے۔ ورزش وغیرہ کے لحاظ سے۔ وہ اُن کے لئے بطور ایک شفیق باپ کے ہوگا۔ اور ان کو باہر موزون اوقات مین سیر کے لیئے بھی لیجائیگا۔ اور پڑھائی مین بھی ان کو مدد دیگا۔ یہ صورت ایسی ہوگی۔ جس پر والدین کو انشاء اللہ تعالیٰ پورا اطمینان ہو۔ اور ہم اُمید کرتے ہین۔ کہ ایسے آدمی جو اس طرح پر بچون کو اپنے بچے سمجھکر ان کی تعلیم اور تربیت کا پورا پورا خیال رکھین۔ اور عمدہ طور پر شروع سے ان کی تربیت کرین۔ ہمین میسر آ جائین گے۔ چونکہ ایسا آدمی صرف ایک معقول تنخواہ پر مل سکتا ہے۔ اس لیئے شروع مین کم از کم تین ایسے طالب علم ہونگے۔ تو یہ انتظام کیا جاویگا۔ ایسے بچون کے لئے پانچ پانچ چھ چھ کے لیئے مکان ہی الگ ہوگا۔ اور تین روپیہ فی بورڈ کے حساب سے معمولی اخراجات کے علاوہ فیس لی جاوے گی۔ دوسری قسم کے وہ چھوٹے بچے ہون گے۔ جن کے والدین اس قدر فیس نہین دے سکتے۔

اُن سے معمولی فیس بورڈنگ ہوس کی لی جاوے گی۔ مگر ان کی نگرانی کا انتظام خاص کیا جاوے گا۔ یعنی ہر دس یا بارہ لڑکون کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ ہوگا۔ جو ان کی صحت اور تربیت کا خیال رکھیگا۔ مگر ان کی تعلیم صرف معمولی مدرسہ کی تعلیم ہوگی۔ بڑی عمر کے بچون کے لیئے ایک وسیع بورڈنگ ہوس موجود ہے۔ جس کے قواعد پہلے شایع ہو چکے ہین۔ البتہ اس قدر اور بیان کر دینے کے قابل ہے کہ بعض احباب نے یہ کہا تھا۔ کہ غربا اور عموماً زمیندار اس قدر بوجھ نہین اُٹھا سکتے۔ سو اس کا علاج یہ ہے۔ کہ اوّل تو بورڈنگ ہوس مین دو یا تین قسم کا کھانا پکتا ہے۔ اور ہر ایک بورڈر کے لیئے یہ امر اختیاری ہے۔ کہ وہ جس قدر خرچ دے سکتا ہے۔ اسی قسم کا کھانا کھاوے۔ علاوہ ازین ہم یہ بھی انتظام کر سکتے ہین۔ جیسا کہ بعض احباب کی خواہش تھی۔ کہ زمیندارون کے لیئے بجائے نقدی کے بچون کا خرچ آئے۔ اور دال اور گھی کی صورت مین دینا آسان ہوتا ہے۔ سو جو احباب پسند کرین۔ وہ یہ انتظام کر سکتے ہین۔ کہ اپنے بچون کا خرچ مثلاً چھ ماہ یا سال کے آٹے یا دالون اور گھی وغیرہ کی صورت مین یہان بھیجدیا کرین۔ اس صورت مین ان کو خرچ خوراک کچھ نہ دینا پڑیگا۔ صرف زائد اخراجات مثل بالن وغیرہ اخراجات اور پارچہ جات اور دھوبی وغیرہ کے خرچ یا فیس باقی رہ جائے گی۔ یہ تجویز عموماً زراعت پیشہ احباب کے لیئے بہت مفید ہو سکتی ہے۔

مین یہ بھی کہنا چاہتا ہون۔ کہ یہ ابتدائے سال ہے اور یہی وقت بچون کے بھیجنے کا ہے۔ جن احباب کے بچے کسی مدرسہ مین تعلیم پاتے ہون یا اگر تعلیم نہ پاتے ہون۔ اور وہ انہین تعلیم دینا چاہتے ہون۔ تو انہین چاہیئے۔ کہ فی الفور ماہ جنوری کے ختم ہونے سے پہلے ان کو اس جگہ تعلیم کے لیئے بھیجدین۔ ہمارے ملک مین ایک عجیب غلط خیال پھیلا ہوا ہے۔ کہ بچون کی تعلیم کے لیئے خرچ دینے مین والدین اکثر تنگدلی سے کام لیتے ہین۔ اور ان کی شادیون وغیرہ کے وقت اسراف سے زیر بار ہوتے ہین۔ سچ بات یہ ہے۔ کہ وہ وقت ان کی اپنی نمود کا ہوتا ہے۔ ورنہ اگر صرف اولاد کی بہتری منظور ہو۔ تو بیاہ کا فکر کرین نہ کرین۔ اوّل فکر عمدہ تعلیم کا ہونا چاہیئے۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تعلیم کی غرض محض یہی نہین کہ انٹرنس پاس کر کے نوکری کی تلاش مین لگ جاوین بلکہ ہر ایک انسان کے لیئے کسی قدر تعلیم کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور اسی لیئے اس سال مدرسہ مین دوسری شاخ ایسی کھولی گئی ہے۔ جس مین مروجہ تعلیم کو کم کر کے عربی اور دینیات کی تعلیم پر زور دیا جاوے گا۔ اور اس کے ساتھ طب سکھائی جاوے گی۔ یا کوئی اور پیشہ۔ مگر اس کے لیئے ابھی کوئی انتظام نہین۔ اگر جماعت کو اس طرف توجہ ہوئی۔ تو انشاء اللہ ایک دو سال مین سب انتظام خود بخود ہو جائے گا۔ جب ضرورت والے پیدا ہوتے ہین۔ تو سامان بھی اللہ تعالیٰ ان کے لیئے پیدا کر دیتا ہے۔ اگر قوم اس امر پر اتفاق کرے۔ کہ کل کے کل بچے قوم کے اسی جگہ تعلیم پاوین۔ خواہ وہ مروجہ سرکاری تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہون اور خواہ اُردو کی تعلیم کے ساتھ عربی اور دینیات کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہون۔ تو مدرسہ انشاء اللہ چند ہی دنون مین ایک حیرت انگیز ترقی دکھائے گا۔ ایام جلسہ مین تو اکثر احباب نے اس قدر زور اس تجویز پر دیا تھا۔ کہ قوم کے کل بچے اسی جگہ تعلیم پاوین۔ کہ جو لوگ اپنے بچون کے لیئے یہان نہ بھیجنے کی کوئی مجبوری بھی ثابت کرین۔ انپر بھی لازم ہوگا۔ کہ جس قدر فیس مدرسہ کی کسی دوسری جگہ وہ دیتے ہین۔ اُسی قدر فیس اس مدرسہ مین بھی ادا کرین۔ چنانچہ ہمارے ایک معزز دوست نے اسی وقت اس پر عمل بھی کر دیا۔ اور اپنے بچون کی فیس ماہوار اس سکول مین داخل کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر مین سمجھتا ہون۔ کہ سوائے شاذ و نادر حالات کے کوئی امر اس راہ مین روک نہین ہونا چاہیئے۔ کہ ہمارے احباب اپنے بچون کو اسی جگہ تعلیم کے لئے بھیجین۔

یہ امر بھی قابل تذکرہ ہے۔ کہ پچھلے سال کے اخراجات مدرسہ کے آٹھ ہزار روپے کے قریب ہین۔ مگر اس سال کئی قسم کے زائد اخراجات کو مدنظر رکھ کر جو طلبا کے بڑھ جانے کی وجہ سے پیش آوینگے۔ اور نیز دیگر وجوہات کے سبب پندرہ ہزار روپیہ کا بجٹ ہمارے معزز احباب نے جو اسی جگہ جمع ہوئے تھے۔ تجویز کیا ہے۔ خرچ کے اس قدر بڑھ جانے کے کئی وجوہات ہین۔ اوّل یہ کہ مدرسہ کے سٹاف کو ضرورت زمانہ کے مطابق کرنے کے لیئے الاونس بڑھانے اور بعض ٹرینڈ مدرسین کو لینا ضروری سمجھا گیا۔ جو ایک بڑی وجہ معقول خرچ کے بڑھ جانے کی ہوئی ہے۔ پھر دوسری وجہ عمارت کی ہے۔ کیونکہ جس صورت مین کل جماعت کے بچون نے اسی جگہ تعلیم حاصل کرنی ہے۔ تو ضرور ہے۔ کہ اس کے مطابق بورڈنگ ہوس کو بھی وسیع کیا جاوے۔ اور مدرسہ کی عمارت مین بھی توسیع کی ضرورت پیش آئے گی۔ تیسری ضرورت نئی شاخ دینیات کا کھلنا ہے۔ اور بھی بعض وجوہات ہین۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ ضرورت نہین۔

اب مین ساری جماعت کو متوجہ کرتا ہون۔ اور ہر ایک شہر کی جماعتین اس کے اعلیٰ ارکان اور کارکن ممبرون کی خدمت مین خاص طور پر عرض کرتا ہون۔ کہ جس صورت مین اس مدرسہ کا قیام محض اس لیئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ جماعت کے بچے اس جگہ تعلیم حاصل کرین۔ اور اس مدرسہ کو جماعت احمدی کی اہم ضروریات مین سے ایک ضرورت قرار دیا گیا ہے۔ تو اس ضرورت کو اب عملی طور پر تسلیم کرنا چاہیئے۔ زبان سے صرف اتنی بات کہدینے سے کہ اس مدرسہ کا قیام جماعت کے لیئے نہایت ضروری ہے۔ کچھ نہین بنتا۔ اب عمل کا وقت ہے۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہین۔ کہ آپکے بچے سچے مخلص احمدی اور عملی زندگی مین دنیا کے لیئے نمونہ بنین تو ان کی عمرون کو ضایع نہ کرین۔ اس وقت آپکے اہم فرائض مین سے جو اولاد کے متعلق ہین یہ ہے۔ کہ آپ ان کی تعلیم اور تربیت کے اس پہلو کو اختیار کرین جس سے وہ آئندہ نسلون کے لیئے ہادی بنین۔ اگر آپنے ان فرائض کو اس حد تک محدود سمجھ لیا ہے۔ کہ آپ اُن سے اس قدر محبت کرین۔ کہ وہ آپ سے جدا نہ ہون۔ تو آپنے سخت غلطی کھائی ہے۔ ایک قوم جو اس وقت ہمہ تن دنیا مین مصروف اور دنیا پر جھکی ہوئی ہے۔ وہ بھی اپنی اولاد کی تعلیم اور تربیت کو اس قدر مقدم سمجھے ہوئے ہین۔ کہ ایک ماں کا اپنے چھوٹے سے پیارے بچے کو تعلیم کی خاطر جدا کرنا کچھ بھی دل کو دشوار معلوم نہین ہوتا۔ مین پھر کہتا ہون۔ کہ اولاد سے ایسی محبت کرو۔ جس سے اُن کی آئندہ زندگی سنورے۔ اور ایسی محبت نہ کرو۔ جو ہمیشہ کے لیئے ان کو تباہ کرنیوالی ہو۔ یہ تو وہ وقت تھا۔ کہ اگر یہان دنیوی تعلیم کا کوئی انتظام نہ بھی ہوتا۔ تو بھی آپ لوگ اپنے بچون کو اس جگہ بھیجتے۔ ان دنون کو غنیمت سمجھو۔ کہ خدا کا برگزیدہ مسیح ابھی تمہارے اندر ہے۔ وہ تمہارے بچے کیسے خوش قسمت ہونگے۔ جو آیندہ یہ کہہ سکتے ہین۔ کہ ہم نے مسیح کے زیر سایہ تعلیم پائی ہوئی ہے۔ اور اس کی مجلسون مین اکثر بیٹھے ہین۔ اور اس کی پر حکمت گفتگوؤن کو سنا۔ اور اس کے کامل نمونہ کو دیکھا ہے۔ دوستو! مین سچ کہتا ہون۔ اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ صدق دل سے کہتا ہون کہ یہ وقت پھر ہاتھ نہین آئیگا۔ پھر اسوقت تم چاہو گے کہ وہ عجیب فیضان موجود ہوتے جس ورثہ پر آئندہ نسلون کو فخر ہوگا۔ دین خدا کی ان نعمتون کا قدر کرو۔ اور سستی اور بیکاری اور جھوٹی محبتون سے اپنی اولاد کی عمر کو ضائع مت کرو۔ اگر تم نے اولاد کی بارہ مین یہ فرض ادا کر دیا۔ تو وہ اولاد تمہارے لیئے بڑی خوش قسمتی کا موجب ہوگی۔ ورنہ تم نہین جانتے کہ تمہارے پیچھے تمہاری اولاد کیسی نکلے اور کیا کام کرے۔ اپنی طرف سے کوشش کرو اور پوری سعی کرو۔ کہ تمہاری اولاد نیک لوگون سے نیک صحبت مین رہے۔ پھر دل خدا کے ہاتھ مین ہے وہ جس طرح چاہے ان کو چلاوے۔ اخیر مین مین یہ بھی کہنا چاہتا ہون کہ یہ ابتداء سال ہے اور یہی وقت ہے جو لڑکون کا یہان بھیجنا زیادہ مفید ہے تاکہ شروع سال سے انکی تعلیم ہمارے کورس کے موافق ہو۔ اور تا کہ ان کی دینی تعلیم کی تکمیل پوری کرنیکیلیئے کافی وقت ملے۔ نیز صاحب انسپکٹر کا معائنہ مدرسہ بھی ۱۴۔ فروری کو ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اس وقت تک احمدی جماعت کے تین چار سو لڑکے یہان موجود ہون۔ اس جماعت کی عمدہ حالت کا اثر دل پر پڑتا ہے۔ دوسرے سوال کا جواب مین ایک حد تک تو دے آیا ہون۔ یعنی واعظین اور مبلغین کی ایک جماعت پیدا کرنیکیلیئے یہ مدرسہ کہانتک کام دے سکتا ہے۔ اس کے لئے یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ پنجم پرائمری تک تو تعلیم موجودہ ہے اس کے بعد دو شاخین مدرسہ کی ہون۔ ایک مروجہ تعلیم کی شاخ جس کے ساتھ حتی الوسع برداشت کیموافق عربی اور دینیات کی تعلیم لازم ہوگی۔ اور دوسرے دینیات کی شاخ۔ اس دینیات کی شاخ کو ہم بہت ترقی دینا چاہتے ہین۔ اور اس کے متعلق یہ تجویز ہے کہ یہان سے ایسے لوگ پیدا ہون۔ جو علوم دینیہ کو پورے طور پر حاصل کرین۔ اصول علم کلام سے پورے واقف ہون اور عربی زبان مین اس قدر مہارت رکھتے ہون کہ اس زبان مین لکچر دے سکین اور مضمون لکھ سکین۔ پھر اس کے ساتھ وہ مقصد بھی ہون جو لوگ صرف اس ملک کے لیئے بطور واعظ تیار کئے جاوین۔ انکو اس قدر عربی اور دینیات کی تعلیم کے ساتھ طب سکھائی جاوے۔ یا بعض اور پیشے اور سنسکرت وغیرہ زبانین بھی سکھائی جاوین اور جو لوگ بیرونی ممالک کے لئے تیار کئے جاوین گے۔ ان کو کوئی ایک یورپ کی زبان جیسے انگریزی یا فرانسیسی یا جرمنی وغیرہ یا جو لوگ جاپان کے لئے تیار کئے جائے ہون انکو جاپانی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن ان سب تجویزون کی تکمیل کے لئے بہت سا وقت اور روپیہ اور کارکن آدمی درکار ہین۔ جنکی ہم خدا کے فضل سے یہ اُمید رکھتے ہین کہ آہستہ آہستہ میسر آجاوین گے۔ اگر جماعت نے اس طرف پوری توجہ کی۔ تو یہ امور چندان مشکل نہین ہین۔ بالفعل کام کو ہم نے شروع کر دیا ہے۔ یعنی اوّل جماعت دینیات کی کھولدی ہے۔ اگر خدا تعالیٰ قوم کے دلون مین ڈالے اور وہ ہمہ تن اس مدرسہ کی اعانت مین مصروف ہو جاوین اور اپنے بچے اور مالی امداد اسکے لیئے یہان کے بھیجنے سے۔ تو اُمید کی جاتی ہے کہ ان سب تجاویز کی تکمیل چند ہی دو سال مین ہو جاوے۔ وما توفیقنا الا باللہ۔ مین اُمید کرتا ہون کہ میری یہ تحریر ضائع نہ جاوے گی۔ اور نیز وہ احباب جو جلسہ پر وعدہ کر گئے ہین۔ اپنے وعدون کو پورا فرماوینگے اور دوسرے احباب کو پوری زور سے تحریک کرین گے۔ اگر کوئی صاحب ایسے ہون۔ جنکو کوئی خاص قسم کی روک بچون کے یہان بھیجنے مین ہو۔ تو وہ بذریعہ خط و کتابت ایسے امور کو طے کر سکتے ہین۔ اس معاملہ مین کل خط و کتابت بنام ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ہونی چاہیئے۔ والسلام

خاکسار محمد علی ۱۳۔ جنوری ۱۹۰۶ء

نسخہ جات و اعمال شگفت و نشست

دلکلیس و عقد و قائم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدر دانون کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیون کی وجہ سے بوسیدہ ہوگئی تھی حُسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہین۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ مین لائے۔ جن کو دُرست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت مین دیکھکر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور سنیاسی اور مسلمہ کیمیاگر باوا شام گر صاحب ہین۔ کہ جنہون نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑون کی مجاوری اور اکسیری بوٹیون کی تلاش مین صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیاگری کے لئے ضرب المثل ہین۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کر دیئے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سر توڑ محنت یون ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر و بکر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب مین اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات مندرج مین کہ جو کیا بہت بڑا حصہ اور لاکھون روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہین۔ اخیر مین حکیم صاحب ممدوح نے بکمال دریادلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجرب و معمولہ نسخے بھی درج فرمائے ہین۔ ان سب خوبیون پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس مین ہر ایک دہات اور ادویات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہائیت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پختہ کرنے کے طریقے بھی شامل ہین۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر مین چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہین حجم ۶۰ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک

خواص قرآنی۔ المسمی بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب مین قرآن شریف کی تمام سورتون کے خواص و منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ نہائیت وضاحت کے ساتھ درج ہین۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہین ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے۔ کہ اسے حرز جان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ر۔ تینون کتابون کی خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر منیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہائیت ہی مفید اور ضروری کتابین مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس مین تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیون کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصون کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضون کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہین نہائیت عمدہ ہے شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کیئے ہین۔ دل سے نکلی ہے اور دلون پر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد عہ مجلد للعہ

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کیصورت مین تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہین طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہین قیمت بلا جلد عہ مجلد ہے

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی**۔ طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہین۔ قیمت مجلد عہ۔

(۴) **تذکرۃ القرآن**۔ بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمۃ فی سال مجلد عہ

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ و پارہ الم** قیمت ۶ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۶ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ مین یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۸ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ مین حاوی ہو سکتا ہے اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمتہ

(۹) **جامع العلوم**۔ یعنی مڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت مین علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمین (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ لطافت جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ملٹری سرجری یعنی جراحی حقیقہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹیکل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد للعہ۔ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **مڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت للعہ مجلد للعہ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی مین مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ماہیت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے۔ پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہوگیا ہے قیمتہ عہ (۱۲) **تشخیص الامراض**۔ اسمین تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ۸ر (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس مین اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریون اور کمزوریون کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس مین ان تمام دکھون کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہین یا جو ان دائیون کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہین قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس مین خوابون کی سچی فلاسفی اور امام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر ملسکتی ہین

فتح محمد خان۔ منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی دفعہ سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو اور قیمت صرف ۸ر ہے۔

سنون و دندان۔ لو اب کسی کو امراض ڈارھ و دانت تکلیف نہین دیسکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈارھ پھولی ہو یا مسوڑھے مین درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت چیستے ہون۔ منہ سے بدبو آوے دانت مین لپ ایک دفعہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۸ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ وہ اسم بامسمے ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہین۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنا دیا ہے۔ وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کرین۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہین۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کرتی ہین۔ پس گھر والو آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلبگڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے ہر روز باتصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے۔ تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روزہ چھپ جاتی ہین۔ اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائین اور واقعات نہائیت مدلل اور معقول و سچائی ہین اسی لئے تمام حلقون مین نہائیت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمایئے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستون کا پتہ
منیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ و مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کرین۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھاپا گیا